سلمان رحمان
ہماری خدمات: حج اور عمرہ زیارت ٹورس، ویزہ اسٹمپنگ، وکالا سروسز، انٹرنیشنل اینڈ ڈومیسٹک ایئر ٹکٹنگ
Hina Air Travel
Hajj & Umrah Ziyarat Tours, Visa Stamping, Wakala Services
International & Domestic Air Ticketing.
Second Floor Shop No. 7, Universal Complex Near Noor Manzil
Lalbagh, Lucknow-226001. Contact No. - 0522-4590763
Email : hinaairtravel@gmail.com
Mobile:9559322919,9415023319

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوہیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

ناولٹی کلاتھ سینٹر
Latest WEDDING Gowns
Kamdar Suits and all Kind of Handicraft
Specialist in GHARARA'S
NOVELTY Cloth Center
Nazirabad, Lucknow-226018, Ph.:0522-4332331
E-mail:novelty.creations78@gmail.com

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 256 Saturday 31 January, 2026 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition
جلد نمبر(۱۳) شمارہ نمبر(۲۵۶) ۳۱؍جنوری ۲۰۲۶ء بروز ہفتہ قیمت:ایک روپیہ (صفحات:۴)

منریگا میں تبدیلی کیخلاف کانگریس کا احتجاج، منصوبہ ختم کرنے کی سازش کا الزام

مہاتما گاندھی کی توہین کا الزام لگایا اور سڑک سے پارلیمان تک جدوجہد کا کیا اعلان

نئی دھلی (ایجنسی): قومی دیہی روزگار گارنٹی منصوبہ منریگا میں تبدیلیوں کے خلاف کانگریس نے جمعہ کو راجدھانی دہلی میں زوردار احتجاج کیا۔ 'منریگا بچاؤ سنگرام' کے تحت کانگریس کے سینئر رہنماؤں اور کارکنوں نے مارچ نکالا اور اس منصوبے میں کی جارہی تبدیلیوں کے خلاف نعرے لگائے۔ مظاہرین نے ہاتھوں میں تختیاں اٹھا رکھی تھیں جن پر حکومت کے خلاف نعرے درج تھے اور مطالبہ کیا گیا کہ منریگا کے ڈھانچے اور اس کے بنیادی مقصد کو کمزور نہ کیا جائے۔

احتجاج میں کانگریس کے جنرل سیکریٹری جے رام رمیش، میڈیا و پبلسٹی شعبے کے چیئرمین پون کھیڑا، اجے ماکن سمیت کئی رہنما شریک ہوئے۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ منریگا دیہی ہندوستان کے لیے محض ایک اسکیم نہیں بلکہ روزگار کی آئینی ضمانت تھی، جسے دانستہ طور پر کمزور کیا جارہا ہے۔ ان کے مطابق حکومت کی پالیسیوں کے سبب اس قانون کی روح متاثر ہوئی ہے اور اس کا براہِ راست اثر غریب اور مزدور طبقے پر پڑ رہا ہے۔ اس موقع پر جے رام رمیش نے الزام عائد کیا کہ موجودہ حکومت نے عملی طور پر منریگا قانون کو ختم کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک تاریخی اور انقلابی قانون تھا جو ستمبر 2005 میں اتفاقِ رائے سے منظور ہوا۔ ان کے مطابق اس قانون کی تیاری میں سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ، سونیا گاندھی اور راہل گاندھی کا اہم کردار رہا۔ جے رام رمیش نے کہا کہ منریگا کے ذریعے پہلی بار دیہی خاندانوں کو روزگار کی قانونی ضمانت ملی، پنچایتیں مضبوط ہوئیں اور براہِ راست فائدہ منتقلی کے ذریعے مزدوری کی رقم لوگوں تک پہنچی۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت اس قانون کو اس لیے کمزور کر رہی ہے کیونکہ یہ مہاتما گاندھی کے نام سے جڑا ہوا ہے اور اقتدار کو یہ منظور نہیں کہ عوام کو ان کا حق ملتا رہے۔ پون کھیڑا نے بھی حکومت پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس منریگا کے خلاف اٹھائے گئے ہر قدم کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ جو حکومت کسانوں، مزدوروں اور نوجوانوں کے وقار کو مجروح کرے، وہ زیادہ عرصہ اقتدار میں نہیں رہ سکتی۔ ان کے مطابق عوام اس پالیسی کی قیمت حکومت سے وصول کریں گے۔ کانگریس نے الزام لگایا کہ حکومت منریگا کو ختم کرنے کی سازش کر رہی ہے اور اس منصوبے سے مہاتما گاندھی کا نام ہٹانا دراصل ان کی توہین کے مترادف ہے۔ پارٹی نے سوشل میڈیا پر جاری بیان میں کہا کہ منریگا نے دیہی علاقوں میں روزگار کی ضمانت دے کر غریبوں کو معاشی طور پر مضبوط بنایا، مگر اب اس بنیاد کو ہی ہلایا جا رہا ہے۔ پارٹی قیادت کا کہنا ہے کہ زیندر مودی غریبوں کو روزگار کا قانونی حق دینے والی اس تاریخی اسکیم کو مٹانا چاہتے ہیں اور کانگریس ایسا کبھی نہیں ہونے دے گی۔ پارٹی نے اعلان کیا کہ وہ منریگا کے تحفظ کے لیے سڑک سے لے کر پارلیمان تک اپنی آواز بلند کرتی رہے گی۔

بالغ فریقین کے درمیان رضامندی سے جسمانی تعلق کو جرم قرار نہیں دیا جاسکتا: الہ آباد ہائی کورٹ کا اہم فیصلہ

پریاگ راج (ایجنسی): الہ آباد ہائی کورٹ نے ایک اہم فیصلے میں کہا ہے کہ اگر بالغ فریقین کے درمیان طویل عرصے تک رضامندی سے تعلق قائم رہا ہو تو بعد میں شادی نہ ہونے کی بنیاد پر اسے "شادی کے جھوٹے وعدے پر قائم جنسی تعلق" قرار دے کر فوجداری جرم نہیں بنایا جا سکتا۔ جسٹس اومیش سکسینہ نے علی گڑھ کے رہائشی جتندر پال اور دو دیگر ملزمان کی درخواست پر سماعت کے بعد پولیس کی جانب سے داخل کی گئی چارج شیٹ، مجسٹریٹ کا نوٹس لینے کا حکم اور پوری فوجداری کارروائی کو منسوخ کر دیا۔ عدالت کے سامنے پیش کیے گئے حقائق کے مطابق، متاثرہ خاتون نے گاندھی پارک تھانے میں شکایت درج کرائی تھی کہ ملزم نے شادی کا جھوٹا وعدہ کر کے اس سے جسمانی تعلق قائم کیا، جبکہ اس کے بھائی اور بھابھی پر دھمکیاں دینے کا الزام لگایا گیا تھا۔ پولیس نے اس معاملے میں بھارتیہ نیائے سنہیتا کی دفعات 69 اور 351(2) کے تحت چارج شیٹ داخل کی تھی۔ ایف آئی آر کے مطابق، دونوں فریقین 2015-16 سے ایک دوسرے کو جانتے تھے اور کالج کے زمانے سے ان کے درمیان محبت کا رشتہ تھا۔ 2021 سے دونوں کے درمیان باہمی رضامندی سے جسمانی تعلق قائم رہا، جو نومبر 2024 تک جاری رہا۔ بعد ازاں خاتون نے الزام لگایا کہ یہ تعلق شادی کے جھوٹے وعدے کی بنیاد پر قائم کیا گیا۔ عدالت نے مشاہدہ کیا کہ دونوں فریق بالغ، تعلیم یافتہ اور باخبر تھے، اور ان کا تعلق طویل عرصے تک جاری رہا۔ ریکارڈ پر ایسا کوئی ٹھوس ثبوت موجود نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ ابتدا ہی سے شادی کا وعدہ دھوکہ دہی کی نیت سے کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے سپریم کورٹ کے متعدد فیصلوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ محض بعد میں شادی نہ ہونے کی بنیاد پر رضامندی سے قائم تعلق کو مجرمانہ فعل قرار نہیں دیا جا سکتا۔

کولکاتا آتشزدگی: مرنے والوں کی تعداد 25 ہوگئی

کولکاتا (ایجنسی): مغربی بنگال کی راجدھانی کولکاتا کے آنندپور علاقے میں پیش آنے والے ہولناک آتشزدگی کے واقعے میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد بڑھ کر 25 ہوگئی ہے۔ آئی اے این ایس نے ریاستی ڈیزاسٹر مینجمنٹ محکمے سے وابستہ ذرائع کے حوالہ سے رپورٹ کیا کہ ایک شخص کی موت کی تصدیق کے بعد یہ تعداد بڑھی ہے، جبکہ متعدد افراد اب بھی لاپتا بتائے جا رہے ہیں، جس کے باعث ہلاکتوں میں مزید اضافے کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ یہ حادثہ 26 جنوری کی صبح آنندپور میں واقع ایک گودام میں پیش آیا، جہاں آگ لگنے کے وقت کئی مزدور اندر سو رہے تھے۔ اچانک آگ بھڑک اٹھنے کے باعث وہ مزدور باہر نکلنے کا موقع نہ پا سکے اور بڑی تعداد میں اس کی زد میں آ گئے۔ فائر بریگیڈ کی کئی گاڑیوں نے گھنٹوں کی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پایا، جبکہ بعد میں فورنسک ٹیموں نے بھی موقع پر پہنچ کر جانچ شروع کی۔ ریاستی فائر سروس اور فورنسک ٹیم کی ابتدائی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ آگ قریبی واو موموفیکٹری سے نہیں بلکہ ساتھ واقع پوشپا نجلی ڈیکوریٹر کے گودام سے لگی تھی۔ تاہم، واقعے کے بعد گرفتار کیے گئے پوشپا نجلی ڈیکوریٹر کے گودام کے مالک گنگا دھرداس نے دعویٰ کیا ہے کہ آگ سب سے پہلے موموفیکٹری میں لگی اور بعد میں پھیل گئی۔ اس تضاد نے معاملے کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے اور تفتیشی ایجنسیاں مختلف پہلوؤں سے جانچ میں مصروف ہیں۔

سپریم کورٹ نے انتخابی فہرستوں کی خصوصی نظرثانی کے معاملے پر فیصلہ محفوظ کرلیا

درخواست گزاروں نے ایس آئی آر کے عمل میں شفافیت کی کمی کا الزام لگایا اور ایسی مثالیں پیش کیں جہاں ووٹروں کو نام حذف کرنے کی وجہ نہیں بتائی گئی

نئی دھلی (ایجنسی): سپریم کورٹ نے جمعرات کو ان متعدد درخواستوں پر اپنا فیصلہ محفوظ رکھ لیا، جن میں الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) کی جانب سے کئی ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں انتخابی فہرستوں کی خصوصی جامع نظرثانی (ایس آئی آر) کی آئینی و قانونی حیثیت کو چیلنج کیا گیا تھا۔ عدالت اس بات کا جائزہ لے رہی ہے کہ آیا الیکشن کمیشن کے پاس آئین کے آرٹیکل 326 اور عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950 کے تحت یہ اختیار ہے کہ وہ موجودہ شکل میں ایس آئی آر کا انعقاد کر سکے یا نہیں۔ چیف جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوئے مالیہ باگچی پر مشتمل بینچ نے نومبر 2025 سے جاری تفصیلی سماعت کے بعد اس معاملے میں فیصلہ محفوظ کر لیا۔ زیادہ تر درخواستیں گزشتہ سال جون میں اس وقت دائر کی گئی تھیں، جب الیکشن کمیشن نے بہار میں ایس آئی آر کے عمل کو شروع کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ غیر سرکاری تنظیموں، سیاسی رہنماؤں اور انفرادی کارکنوں سمیت 13 سے زائد درخواست گزاروں نے عدالت سے رجوع کیا ہے۔

اہم درخواست گزاروں میں ایسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک ریفارمز (اے ڈی آر)، پی یو سی ایل، یوگیندر یادو، مہوا موئترا (ترنمول کانگریس رکنِ پارلیمان)، منوج جھا (آر جے ڈی رکنِ پارلیمان)، کے سی وینوگوپال (کانگریس رکنِ پارلیمان) اور سپریا سولے (این سی پی، ایس پی) شامل ہیں۔ درخواست گزاروں کا مؤقف ہے کہ ایس آئی آر دراصل ایک بالواسطہ "این آر سی جیسا عمل" ہے، جو الیکشن کمیشن کو عملی طور پر شہریت کی جانچ کرنے والا ادارہ بنا دیتا ہے۔ درخواست گزاروں نے دلیل دی کہ ووٹر کی اہلیت سے متعلق شکوک کا حل صرف عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950 کی دفعہ 16 کے مطابق ہونا چاہیے، جس میں ووٹر لسٹ سے نااہلی کے مخصوص اسباب بیان کیے گئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ شہریت سے متعلق معاملات شہریت ایکٹ کی دفعات 8 اور 9 کے تحت صرف مرکزی حکومت اور فارنرز ٹریبونلز کے دائرۂ اختیار میں آتے ہیں۔

درخواست میں یہ بھی کہا گیا کہ عارضی ووٹر لسٹیں تیار کر کے اور افراد پر مخصوص دستاویزات کے ذریعے شہریت ثابت کرنے کا بوجھ ڈال کر ایس آئی آر قانونی نظام کو الٹ دیتا ہے۔ درخواست گزاروں کے مطابق، اس عمل کے تحت نام حذف کیے جانے سے "معطل شہریت" جیسی صورتِ حال پیدا ہو سکتی ہے۔ مزید یہ بھی اعتراض اٹھایا گیا کہ ایس آئی آر میں استعمال ہونے والی مردم شماری کے فارموں کو آر پی ایکٹ یا اس کے قواعد کے تحت قانونی منظوری حاصل نہیں ہے۔ دفعہ 21(3) کی تشریح پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا گیا کہ یہ ایک ساتھ کئی ریاستوں میں ایس آئی آر کی اجازت نہیں دیتی، بلکہ اسے صرف غیر معمولی حالات میں کسی ایک حلقے یا اس کے کسی حصے تک محدود سمجھا جانا چاہیے۔

درخواست گزاروں نے ایس آئی آر کے عمل میں شفافیت کی کمی کا بھی الزام لگایا اور ایسی مثالیں پیش کیں جہاں ووٹروں کو نام حذف کرنے کی وجہ نہیں بتائی گئی اور حذف کے بعد ووٹر تعداد میں غیر واضح اتار چڑھاؤ دیکھا گیا۔ درخواست گزاروں کی جانب سے سینئر وکلاء کپل سبل، ڈاکٹر اے ایم سنگھوی، گوپال شنکر نارائنن، شاداں فراست، پی سی سین اور راجو رام چندرن کے علاوہ پرشانت بھوشن، وردھا گروور، نظام پاشا اور شاہ رخ عالم نے عدالت میں دلائل پیش کیے۔

اسکولوں میں طالبات کیلئے علیحدہ بیت الخلاء اور سینیٹری پیڈ کا انتظام کریں: سپریم کورٹ

نئی دھلی (ایجنسی): سپریم کورٹ نے اسکولوں میں طالبات کے لیے الگ بیت الخلاء اور سینیٹری پیڈ کا انتظام کیے جانے سے متعلق جمعہ کے روز ایک انتہائی اہم حکم جاری کیا۔ عدالت عظمیٰ نے سبھی ریاستوں کو ہدایت دی ہے کہ شہری اور دیہی علاقوں میں جنسی بنیاد پر لڑکیوں کے لیے اسکول میں علیحدہ بیت الخلاء کی سہولت دستیاب کرائے جائیں۔ اس کے ساتھ ہی سپریم کورٹ نے 3 ماہ میں سبھی ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام خطوں کو حکم پر عمل کرنے کی ہدایت دی۔ عدالت عظمیٰ نے کہا کہ آئین کے آرٹیکل 21 کے تحت زندگی کے حق میں ماہواری صحت کا حق بھی شامل ہے۔ محفوظ، بااثر اور کفایتی ماہواری سے متعلق انتظامات کی ترکیبوں تک رسائی ایک طالبہ کو جنسی و تولیدی صحت کی اعلیٰ سطح تک پہنچنے میں مدد کرتی ہے۔ صحت مند تولیدی زندگی کے حق میں جنسی صحت سے متعلق تعلیم اور جانکاری تک رسائی کا حق بھی شامل ہے۔

عدالت نے کہا کہ مساوات کا حق یکساں شرائط پر شراکت داری کے حق کے ذریعہ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ ساتھ ہی مواقع کی برابری یہ یقینی کرتی ہے کہ سبھی کو فائدہ حاصل کرنے کے لیے ضروری ہنر حاصل کرنے کا مناسب موقع ملے۔ عدالت عظمیٰ نے واضح لفظوں میں کہا کہ یہ فیصلہ صرف نظامِ قانون سے جڑے لوگوں کے لیے نہیں ہے، یہ کلاسز کے لیے بھی ہے، جہاں لڑکیاں مدد مانگنے میں جھجکتی ہیں۔ یہ ان اساتذہ کے لیے ہے جو مدد کرنا چاہتے ہیں لیکن وسائل کی کمی کے سبب ایسا نہیں کر پاتے۔

سپریم کورٹ کا کہنا ہے کہ یہ ان والدین کے لیے ہے، جنھیں شاید اپنی کاموشی کے اثر کا احساس نہیں ہے، اور سماج کے لیے بھی ہے تاکہ یہ ثابت ہو سکے کہ ترقی کا پیمانہ اس بات سے ہوتا ہے کہ ہم سب سے کمزور لوگوں کی حفاظت کیسے کرتے ہیں۔ ہم ہر اس بچی کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں جو شاید اس لیے اسکول سے غیر حاضر رہنے کو مجبور ہوتی ہے، کیونکہ اس کے جسم کو بوجھ سمجھا جاتا تھا، حالانکہ اس میں اس کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ یہ الفاظ عدالتوں اور قانونی تجزیاتی رپورٹس سے بالاتر جا کر سماج کی عام سمجھ تک پہنچنے چاہئیں۔

عدالت نے سبھی ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام خطوں کو یہ یقینی بنانے کے لیے کہا ہے کہ ہر سرکاری یا پرائیویٹ اسکول میں جنس پر مبنی بیت الخلاء اور پانی کی سہولت دستیاب ہو۔ سبھی نئے اسکولوں میں رازداری بھی یقینی بنائی جانی چاہیے، جس میں معذوروں کے حقوق کا بھی خیال رکھا جانا چاہیے۔ سبھی ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام خطوں کو یہ بھی یقینی بنانے کے لیے کہا گیا ہے کہ اسکول میں بیت الخلاء احاطہ میں 'بایوڈیگریڈیبل' سینیٹری نیپکن دستیاب ہوں۔ علاوہ ازیں ماہواری سے متعلق ایمرجنسی حالات سے نمٹنے کے لیے اضافی یونیفارم اور دیگر ضروری سامان سے مزین ماہواری صفائی مینجمنٹ سنٹر قائم کیا جائے۔

مہاتما گاندھی کی برسی: کانگریس قیادت کا خراجِ عقیدت، سچ اور عدم تشدد کو آج کے دور کا راستہ قرار دیا

نئی دھلی (ایجنسی): بابائے قوم مہاتما گاندھی کی برسی کے موقع پر کانگریس کی اعلیٰ قیادت نے انہیں عقیدت پیش کیا اور انہیں یاد کرتے ہوئے سچ، عدم تشدد، محبت اور جمہوری اقدار کے پیغام کو دوہرایا۔ کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے، لوک سبھا میں قائد حزبِ اختلاف راہل گاندھی اور کانگریس رکنِ پارلیمان پرینکا گاندھی واڈرا نے اپنے بیانات اور ایکس پوسٹس کے ذریعے باپو کی فکر کو آج کے حالات میں بھی رہنما قرار دیا۔ ملکارجن کھڑگے نے گاندھی جی کے محبوب بھجن کے اشعار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ دوسروں کے دکھ کو سمجھنا، بغیر غرور کے خدمت کرنا اور نفرت کے مقابلے میں محبت کو اختیار کرنا ہی باپو کی اصل راہ ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ جس نفرت نے مہاتما گاندھی کو ہم سے جدا کیا، اس کا جواب بھی گاندھی جی کی ہی تعلیمات میں موجود ہے۔ کھڑگے کے مطابق سچ کی روشنی، عدم تشدد کی قوت اور محبت کا جذبہ آج بھی سماج کو جوڑنے کا واحد راستہ ہے۔ راہل گاندھی نے اپنی ایکس پوسٹ میں مہاتما گاندھی کو ایک فرد نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر سوچ قرار دیا۔ ان کے مطابق یہ وہ فکر ہے جسے کبھی سامراجی طاقتوں نے، کبھی نفرت پر مبنی نظریات نے اور کبھی اقتدار کے زعم نے مٹانے کی کوشش کی، مگر ہر بار ناکامی ہوئی۔ راہل گاندھی نے کہا کہ باپو نے ہمیں آزادی کے ساتھ یہ بنیادی سبق دیا کہ اقتدار کی طاقت سے بڑی سچ کی طاقت ہوتی ہے اور تشدد و خوف کے مقابلے میں عدم تشدد اور حوصلہ کہیں زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔ ان کے بقول گاندھی ہندوستان کی روح میں زندہ ہیں اور ان کی سوچ کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔ پرینکا گاندھی واڈرا نے مہاتما گاندھی کے ایک قول کو شیئر کرتے ہوئے جمہوریت کے اصل مفہوم کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا کہ حقیقی جمہوریت اسی وقت ممکن ہے جب ہر انسان کی زندگی محفوظ اور آزاد ہو، اور یہ تصور گاندھی جی کی فکر کا مرکزی ستون ہے۔ کانگریس کے سینئر رہنما پون کھیڑا نے اپنے بیان میں باپو کی قربانی کو آزادی کی جدوجہد کی تکمیل قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ مہاتما گاندھی کے جسم کو ختم کرنے کی کوشش کرنے والوں کو یہ گمان تھا کہ وہ ان کے نظریات کو بھی مٹا دیں گے، مگر دنیا بھر میں گاندھی کے افکار آج بھی روشنی کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ پون کھیڑا کے مطابق گاندھی جی کے نظریاتی ورثے کو کسی بھی تنگ نظری سے نقصان نہیں پہنچایا جا سکتا، کیونکہ ان کی فکر عالمی سطح پر انسانیت کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ برسی کے موقع پر کانگریس قیادت کے ان بیانات نے ایک بار پھر اس امر کو نمایاں کیا کہ مہاتما گاندھی کی تعلیمات آج بھی ہندوستانی سماج اور جمہوریت کے لیے معنویت رکھتی ہیں۔

مغربی بنگال میں نپاہ وائرس کے دو مصدقہ کیس، عالمی ادارہ صحت نے خطرے کو محدود قرار دیا

کولکاتہ (ایجنسی): عالمی ادارہ صحت نے تصدیق کی ہے کہ مغربی بنگال میں نپاہ وائرس کے انفیکشن کے دو کیس سامنے آئے ہیں۔ دونوں متاثرہ افراد کی عمر 25 برس ہے جن میں ایک مرد اور ایک خاتون شامل ہیں۔ یہ دونوں شمالی 24 پرگنا ضلع کے ایک نجی اسپتال میں خدمات انجام دے رہے تھے۔ ادارہ صحت کے مطابق متاثرہ افراد میں دسمبر 2025 کے آخری دنوں میں ابتدائی علامات ظاہر ہوئیں جو بعد میں تیزی کے ساتھ اعصابی پیچیدگیوں میں تبدیل ہو گئیں۔ جنوری کے ابتدائی دنوں میں دونوں افراد کو طبی نگرانی اور مکمل تنہائی میں رکھا گیا تھا تاکہ انفیکشن کے مزید پھیلاؤ کو روکا جا سکے۔ عالمی ادارہ صحت کا کہنا ہے کہ اس وقت ان کیسز میں انسان سے انسان میں وائرس کے پھیلنے کے کوئی شواہد سامنے نہیں آئے ہیں، جو عوامی صحت کے نقطۂ نظر سے ایک اطمینان بخش بات ہے۔ نپاہ وائرس ایک زونوٹک بیماری ہے جو جانوروں سے انسانوں میں منتقل ہوتی ہے۔ یہ وائرس زیادہ تر چمگادڑوں کے ذریعے پھیلتا ہے اور آلودہ غذا کے استعمال یا متاثرہ جانوروں اور انسانوں کے قریبی رابطے کے نتیجے میں انسانوں میں داخل ہو سکتا ہے۔ بعض حالات میں یہ وائرس صحت کی سہولیات کے اندر بھی منتقل ہو سکتا ہے، خاص طور پر اس وقت جب متاثرہ شخص کے ساتھ طویل اور غیر محفوظ رابطہ ہو۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق، مغربی بنگال میں موجودہ صورتحال کے تناظر میں ریاستی سطح پر خطرے کو معتدل جبکہ قومی اور عالمی سطح پر کم قرار دیا گیا ہے۔ ادارے نے واضح کیا ہے کہ موجودہ شواہد کی بنیاد پر کسی قسم کی سفری پابندیوں کی سفارش نہیں کی جا رہی۔ ان کیسز کے سامنے آنے کے بعد صحت عامہ سے متعلق ایک جامع کارروائی عمل میں لائی گئی۔ متاثرہ افراد کے رابطے میں آنے والے 196 افراد کی نشاندہی کی گئی، ان کی نگرانی کی گئی اور ان کے ٹیسٹ کرائے گئے۔ جانچ کے نتائج کے مطابق ان تمام افراد میں نپاہ وائرس کے انفیکشن کی تصدیق نہیں ہوئی۔ نپاہ وائرس کے انفیکشن کی شدت مختلف ہو سکتی ہے، بعض افراد میں کوئی واضح علامات ظاہر نہیں ہوتیں جبکہ بعض میں سانس لینے میں شدید دشواری اور اعصابی مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ عالمی سطح پر اس وائرس سے اموات کی شرح چالیس سے 75 فیصد کے درمیان بتائی جاتی ہے، تاہم بروقت تشخیص اور معیاری طبی نگہداشت سے اس شرح میں کمی لائی جا سکتی ہے۔ فی الحال نپاہ وائرس کے لیے کوئی مستند ویکسین یا مخصوص علاج دستیاب نہیں ہے، البتہ مختلف سطحوں پر تحقیق جاری ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے زور دیا ہے کہ بروقت تشخیص، متاثرہ افراد کی مناسب دیکھ بھال اور عوامی سطح پر آگاہی ہی اس انفیکشن کے پھیلاؤ کو روکنے کا مؤثر ذریعہ ہے۔

قرآن مجید ہر دور اور ہر موقع پر انسانوں کیلئے رہنمائی فراہم کرتا ہے: قاضیٔ شہر حافظ عبدالقدوس ہادی

کانپور (پریس ریلیز): قرآن مجید کی برکتیں بہت زیادہ اور عظیم ہیں۔ قرآن نہ صرف مسلمانوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہے بلکہ یہ روحانیت، اخلاقیات اور زندگی کے تمام پہلوؤں میں بہت بڑی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قرآن مجید کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ انسان کو ہدایت دینے والا کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو انسانوں کے لئے ہدایت کا وسیلہ بنایا ہے، جو ان کو سیدھی راہ پر گامزن کرتا ہے۔ سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' یہ کتاب کسی شک و شبہ کے بغیر ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لئے''۔ قرآن پڑھنے سے دلوں کو سکون ملتا ہے اور انسان کی روح کو سکون پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو دلوں کی بیماریوں کا علاج قرار دیا ہے۔ قرآن میں موجود دعائیں اور آیات انسان کی زندگی میں کامیابی، امن، سکون اور کامیاب دنیا و آخرت کی ضمانت فراہم کرتی ہیں۔ قرآن مجید میں دعاؤں کا ایک اہم مجموعہ موجود ہے جو اللہ سے مدد کی درخواست کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ قرآن مجید میں تمام علوم کا احاطہ کیا گیا ہے، جو انسان کے علم میں اضافہ کرنے کا سبب بنتا ہے۔ قرآن انسان کو مادی اور روحانی علم فراہم کرتا ہے جس کی بنیاد پر وہ اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے۔ قرآن مجید میں توبہ اور معافی کے اصول موجود ہیں، جو انسانوں کو اپنے گناہوں سے بچنے اور اللہ سے معافی مانگنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ سورۃ الزمر میں اللہ فرماتے ہیں'' کہہ دو، اے میرے بندو، تم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو''۔ قرآن میں انسان کو اس کی دنیوی اور اخروی فلاح کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ اس میں کامیاب زندگی گزارنے کے اصول، معاشرتی تعلقات، عدل و انصاف، صبر و شکر اور خوشحالی کے ذرائع بتائے گئے ہیں۔ قرآن مجید میں شفا اور رحمت کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ قرآن انسان کی جسمانی اور ذہنی بیماریوں کا علاج ہے۔ قرآن مجید ہر دور اور ہر موقع پر انسانوں کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ مذکورہ خطاب قاضیٔ شہر کانپور حضرت الحاج حافظ و قاری عبدالقدوس ہادی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش نے مدرسہ مدینۃ العلوم رسی والی مسجد میر پور کے دو حفظ کے طلباء کے ذریعہ ایک ہی نشست میں قرآن سنانے کے موقع پر کہیں۔ انہوں نے مزید اپنے بیان میں کہا کہ سبھی لوگوں کو اپنے بچوں کو حافظ قرآن بنانا چاہئے چونکہ جن بچوں کے سینے میں قرآن کریم جیسی عظیم و بابرکت کتاب محفوظ ہوتی ہے ان کی زندگیاں روشن و کامیاب تو ہوتی ہی ہیں ساتھ ان کے والدین اور ان کی آخرت بھی سنور جاتی ہے۔

آج ان دونوں بچوں حافظ محمد توفیق سیتاپوری، حافظ محمد اصحاب اناوی نے ایک ہی بیٹھک میں قرآن کریم کو سنا کر ایک اعزاز حاصل کیا ہے جس کا انعام انہیں اللہ عزوجل خود عطا کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ طلباء کی زندگی میں اساتذہ کا بھی بہت اہم کردار ہوتا ہے چونکہ ایک استاذ ہی ایک بچے کو محنت و مشقت کے سانچے میں ڈھال کر کسی لائق بناتا ہے، حفاظ کے استاذ اور قاضیٔ شہر نے بچوں کے سروں پر ہاتھ رکھ کر ان کے روشن مستقبل کی دعا کی۔ اس موقع پر جملہ اراکین و محبین مدرسہ ہٰذا نے مولانا محمد مشتاق قاسمی استاذ درجہ حفظ، قاری کلیم اللہ جامعی استاذ درجہ حفظ و ناظرہ و حافظ محمد ارشد جامعی استاذ درجہ ناظرہ و دینیات کو مبارکباد پیش کیا۔

حدیث نبوی ﷺ

محسن انسانیت ﷺ نے شجر کاری کو فروغ دینے کے لئے ایمان والوں پر شجر کاری کو صدقہ قرار دیا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا:۔''جو مسلمان دَرخت لگائے یا فَصل بوئے، پھر اس میں سے جو پرندہ یا اِنسان یا چوپایا کھائے تو وہ اس کی طرف سے صَدقہ شُمار ہوگا۔(صحیح بخاری)

سورۃ القلم: ایک مختصر تعارف

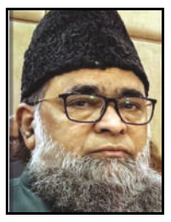

محمد عبدالحفیظ اسلامی

قرآن مجید کی یہ 68ویں سورۃ "القلم" جس کا دوسرا نام ن بھی ہے۔اس میں 52 آیات کریمہ آے ہیں، اس کا آغاز ہی ''نٓ وَالْقَلَمِ'' سے ہوتا ہے۔ مذکورہ سورۃ اُن مکی سورتوں میں شامل ہے جو کہ شروع شروع میں نازل ہوئی تھیں، لیکن اس میں جو مضمون آیا ہے اس کا گہرائی سے مطالعہ کرنے سے یہ بات ہمارے سامنے آتی ہے کہ یہ سورۃ ان حالات میں نازل ہوئی، جبکہ دعوت اسلامی اور اس کے داعی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت، مشرکین کی طرف سے زور پکڑ چکی تھی۔ اس سورۃ میں جو مضامین آئے ہیں وہ تین چیزوں پر مشتمل ہیں۔ اسلام کی دعوت کے مقابلہ میں جو مخالفین تھے انکے اعتراضات کا جواب۔۔۔۔ مخالف اسلام لوگوں کی تنبیہ اور نصیحت۔۔۔۔ ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر اور استقامت کی تلقین۔۔۔۔ آغاز اس طرح ہوتا ہے کہ (اے میرے رسول) یہ کفار آپ کو مجنون کہتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ آپؐ جو کتاب انھیں پیش فرما رہے ہیں اور اخلاق کے جس اونچے معیار اور مرتبے پر آپؐ فائز ہیں صرف یہی چیز خود ان کے اس جھوٹ کی تردید کے لئے کافی ہے۔"ن وَقلم" کے متعلق، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ لکھتے ہیں"امام تفسیر مجاہد کہتے ہیں کہ قلم سے مراد وہ قلم ہے جس سے ذکر، یعنی قرآن لکھا جارہا تھا، اس سے خود بخود یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ چیز جو لکھی جارہی تھی اس سے مراد قرآن مجید ہے۔ اور آیت 2 تا 4 (مَآاَنتَ بِنِعمَةِ رَبِّکَ بِمَجنُونٍ وَاِنَّ لَکَ لَاَجرًا غَیرَ مَمنُونٍ وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیمٍ) "تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہو اور یقیناً تمہارے لیے ایسا اجر ہے جس کا سلسلہ کبھی ختم ہونے والا نہیں اور بیشک تم اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہو" اس بارے میں وہ لکھتے ہیں۔۱...."یہ ہے وہ بات جس پر قلم اور کتاب کی قسم کھائی گئی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ قرآن جو کاتبین وحی کے ہاتھوں سے ثبت ہو رہا ہے، بجائے خود کفار کے اس بہتان کی تردید کے لیے کافی ہے کہ معاذ اللہ رسول اللہ ﷺ مجنون ہیں۔حضور ﷺ کے دعوائے نبوت سے پہلے تو اہل مکہ آپ کو اپنی قوم کا بہترین آدمی مانتے تھے اور آپ کی دیانت وامانت اور عقل وفراست پر اعتماد رکھتے تھے۔مگر جب آپ نے ان کے سامنے قرآن پیش کرنا شروع کیا تو وہ آپ کو دیوانہ قرار دینے لگے۔ اس کے معنی یہ تھے کہ قرآن ہی ان کے نزدیک وہ سبب تھا جس کی بنا پر انہوں نے آپ پر دیوانگی کی تہمت لگائی۔ اس لیے فرمایا گیا کہ قرآن ہی اس تہمت کی تردید کے لیے کافی ثبوت ہے۔ یہ اعلیٰ درجہ کا فصیح وبلیغ کلام، جو ایسے بلند پایہ مضامین پر مشتمل ہے، اس کا پیش کرنا تو اس بات کی دلیل ہے کہ محمد ﷺ پر اللہ کا خاص فضل ہوا ہے، کجا کہ اس امر کی دلیل بنایا جائے کہ آپ معاذ اللہ دیوانے ہوگئے ہیں۔ اسی مقام پر یہ بات نگاہ میں رہنی چاہیے کہ یہاں خطاب تو بظاہر نبی ﷺ سے ہے، لیکن اصل مقصود کفار کو ان کی تہمت کا جواب دینا ہے۔ لہذا کسی شخص کو یہ شبہ نہ ہو کہ یہ آیت حضور ﷺ کو یہ اطمینان دلانے کے لیے نازل ہوئی ہے کہ آپ مجنون نہیں ہیں۔ ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کو اپنے متعلق تو ایسا کوئی شبہ نہ تھا کہ اسے دور کرنے کے لیے آپ کو یہ اطمینان دلانے کی ضرورت ہوتی۔ مدعا کفار سے یہ کہنا ہے کہ تم جس قرآن کی وجہ سے اس کے پیش کرنے والے کو مجنون کہہ رہے ہو وہی تمہارے اس الزام کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے (مزید تشریح ملاحظہ ہو تفہیم القرآن، جلد پنجم تفسیر سورطور، حاشیہ 22)۔ حاشیہ ۲،، ۲...یعنی آپ کے لیے اس بات پر بے حساب اور لازوال اجر ہے کہ آپ خلق خدا کی ہدایت کے لیے جو کوششیں کر رہے ہیں ان کے جواب میں آپ کو ایسی ایسی اذیت ناک باتیں سننی پڑ رہی ہیں اور پھر بھی آپ اپنے اس فرض کو انجام دیے چلے جارہے ہیں (حاشیہ ۳) ۳...اس مقام پر یہ فقرہ دو معنی دے رہا ہے۔ ایک یہ کہ آپ اخلاق کے بہت بلند مرتبے پر فائز ہیں اسی وجہ سے آپ ہدایت خلق کے کام میں یہ اذیتیں برداشت کر رہے ہیں ورنہ ایک کمزور اخلاق کا انسان یہ کام نہیں کرسکتا تھا۔ دوسرے یہ کہ قرآن کے علاوہ آپؐ کے بلند اخلاق بھی اس بات کا صریح ثبوت ہیں کہ کفار آپ پر دیوانگی کی جو تہمت رکھ رہے ہیں وہ سراسر جھوٹی ہے، کیونکہ اخلاق کی بلندی اور دیوانگی، دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتیں۔ دیوانہ وہ شخص ہوتا ہے جس کا ذہنی توازن بگڑا ہوا ہو اور جس کے مزاج میں اعتدال باقی نہ رہا ہو۔اس کے برعکس آدمی کے بلند اخلاق اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ وہ نہایت صحیح الدماغ اور سلیم الفطرت ہے اور اس کا ذہن اور مزاج غایت درجہ متوازن ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق جیسے کچھ تھے۔ اہل مکہ ان سے ناواقف نہ تھے۔ اس لیے ان کی طرف محض اشارہ کردینا ہی اس بات کے لیے کافی تھا کہ مکہ کا ہر معقول آدمی یہ سوچنے پر مجبور ہوجائے کہ وہ لوگ کس قدر بے شرم ہیں جو ایسے بلند اخلاق آدمی کو مجنون کہہ رہے ہیں۔ ان کی یہ بیہودگی رسول اللہ ﷺ کے لیے نہیں بلکہ خود ان کے لیے نقصان دہ تھی کہ مخالفت کے جوش میں پاگل ہوکر وہ آپ کے متعلق ایسی بات کہہ رہے تھے جسے کوئی ذی فہم آدمی قابل تصور نہ مان سکتا تھا۔ یہی معاملہ ان مدعیان علم وتحقیق کا بھی ہے جو اس زمانے میں رسول اللہ ﷺ پر مرگی اور جنون کی تہمت رکھ رہے ہیں۔قرآن پاک دنیا میں ہر جگہ مل سکتا ہے، اور حضور ﷺ کی سیرت بھی اپنی تمام تفصیلات کے ساتھ لکھی ہوئی موجود ہے۔ ہر شخص خود دیکھ سکتا ہے کہ جو لوگ اس بے مثل کتاب کے پیش کرنے والے اور ایسے بلند اخلاق رکھنے والے انسان کو ذہنی مریض قرار دیتے ہیں وہ عداوت کے اندھے جذبے سے مغلوب ہوکر کیسی لغو بات کہہ رہے ہیں۔رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کی بہترین تعریف حضرت عائشہؓ نے اپنے اس قول میں فرمائی ہے کہ کان خلقہ القران۔" قرآن آپ کا اخلاق تھا "۔ امام احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی اور ابن جریر نے تھوڑے سے لفظی اختلاف کے ساتھ ان کا یہ قول متعدد سندوں سے نقل کیا ہے۔اس کے معنی یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دنیا کے سامنے محض قرآن کی تعلیم ہی پیش نہیں کی تھی بلکہ خود اس کا مجسم نمونہ بن کر دکھا دیا تھا۔جس چیز کا قرآن میں حکم دیا گیا آپ نے خود سب سے بڑھ کر اس پر عمل کیا، جس چیز سے اس میں روکا گیا آپ نے خود سب سے زیادہ اس سے اجتناب فرمایا، جن اخلاق صفات کو اس میں فضلیت قرار دیا گیا سب سے بڑھ کر آپ کی ذات ان سے متصف تھی، اور جن صفات کو اس میں ناپسند ٹھیرایا گیا سب سے زیادہ آپ ان سے پاک تھے۔ ایک اور روایت میں حضرت عائشہؓ ہ فرماتی ہیں کہ" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی خادم کو نہیں مارا کبھی کسی عورت پر ہاتھ نہ اٹھایا، جہاد فی سبیل اللہ کے سوا کبھی آپ نے اپنے ہاتھ سے کسی کو نہیں مارا، اپنی ذات کے لیے کبھی کسی ایسی تکلیف کا انتقام نہیں لیا جو آپ کو پہنچائی گئی ہو الا یہ کہ اللہ کی حرمتوں کو توڑا گیا ہو اور آپ نے اللہ کی خاطر اس کا بدلہ لیا ہو، اور آپکا طریقہ یہ تھا کہ جب دو کاموں میں سے ایک کا آپ کو انتخاب کرنا ہوتا تو آپ آسان کام کو پسند فرماتے تھے، الا کہ وہ گناہ ہو، اور کوئی کام گناہ ہوتا تو آپ سب سے زیادہ اس سے دور رہتے تھے" (مسند احمد)۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ" میں نے دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے۔آپ نے میری کسی بات پر اف تک نہ کی، کبھی میرے کسی کام پر یہ نہ فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا اور کبھی کسی کام کے نہ کرنے پر یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کیوں نہ کیا "۔ بخاری ومسلم (تفہیم القرآن) (حاشیہ ٤) آگے کی آیت میں انکار کی روش اپنانے والوں کے لئے تنبیہ ہے...! فرمایا گیا کہ قریب ہی میں وہ وقت آنے والا ہے اس میں معلوم ہوجائے گا کہ دیوانہ کون تھا اور فرزانہ کون۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب کو اس بات کی تعلیم دی کہ آپؐ ان حالات میں جبکہ مخالفت کا طوفان زوروں پر ہے، ایسے موقع پر ان مخالفین کے دباؤ کو ہرگز قبول نہ فرمایئے۔حقیقت یہ ہے کہ مخالفین کا برپا کردہ یہ طوفان دراصل آپؐ کو مصالحت compromise پر مجبور کرنے کے لئے ہے..،(قرآن کی حقانیت توحید باری تعالیٰ، رسالت نبی، اور آخرت کی بنیادی باتوں پر کوئی مصالحت ہو ہی نہیں سکتی) لہٰذا ان کے دباؤ کو ہرگز خاطر میں نہ لایئے۔(اپنا کام جاری رکھئے) باطل کا مزاج ہی کچھ اس طرح کا ہوتا ہے کہ دعوت حق کو دبانے مختلف حربے استعمال کئے جاتے ہیں۔ٹھیک اسی طرح سرداران قریش نے بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو دبانے کے لئے عوام میں غلط فہمیاں پھیلا چکے تھے۔اس سلسلہ میں عام لوگوں کی آنکھیں کھولنے کیلئے ایک طرف نام لئے بغیر ایک شخص کا کردار پیش کیا گیا جسے اہل مکہ خوب جانتے تھے۔دوسری جانب حضرت محمدؐ کا پاک وصاف کردار اور اخلاق حسنہ، عوام کے سامنے موجود تھے جسے دیکھتے ہوئے ہر شخص یہ محسوس کرسکتا تھا کہ اخلاق وکردار کے اعلیٰ مقام پر فائز کون ہے اور (اسلام کی مخالفت میں آکر) اپنے آپ کو نچلی سطح پر لا کر کون ٹھہرا لیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ ایک طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک موجود ہے اور دوسری جانب سرداران قریش کی مکروہ باتیں ہیں اب عوام الناس (عام لوگوں) کا کام ہے کہ وہ کس کردار کو پسند کرتے ہیں. ....قرآن حکیم کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ لوگوں کو بات سمجھانے کیلئے کچھ امثال پیش کرتا ہے تاکہ عبرت کا سامان ہوجائے۔ٹھیک اسی طرح آیت کریمہ 17 سے 33 تک ایک مثال پیش کی گئی۔یہ مثال ایک باغ والوں کی ہے جنھوں نے اللہ کی طرف سے نعمت پاکر ناشکری کا طرز عمل اختیار کیا....، اس واقعہ کا ذکر فرماتے ہوئے ناشکری کرنے والے لوگوں کی تفصیل بیان فرمائی گئی تاکہ اللہ تعالی کی ناشکرگزاری کے نتائج سے مشرکین مکہ سبق حاصل کریں۔ اس باغ والے واقعے میں اصل بات یہ بتلانا مقصود ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو ایک نعمت جانو اور آپؐ کی قدر پہچانو اگر تم اس نعمت کی ناشکری کروگے تو دنیا میں بھی عذاب سے دوچار ہوں گے اور آخرت کا عذاب بھی تمہیں بھگتنا پڑے گا۔آگے کے مضمون میں آیت کریمہ 34 تا 47 میں مشرکین مکہ سے سلسلہ وار"فہمائش" (سمجھانا، تلقین کرنا، نصیحت، ہلکی پھلکی تنبیہ) کی گئی۔ بیان میں کہیں راست طور پر کفار سے خطاب فرمایا گیا تو کہیں پر حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرما کر اصل میں منکران حق کی سرزنش فرمائی گئی۔ اس سلسلہ کلام میں جو باتیں بیان فرمائی گئی ہیں وہ مختصر طور پر درج ذیل ہیں؛ اللہ تبارک وتعالیٰ نے واضح انداز میں یہ بات ارشاد فرمائی کہ آخرت میں وہی لوگ کامیاب ہوں گے جو منشاء خداوندی کے تحت اپنی زندگی بسر کرتے ہیں اور یہ بات بھی صاف طور پر بیان ہوئی کہ اللہ کے فرمانبردار لوگ اور اللہ سے بغاوت کرنے والے مجرمین انجام کے لحاظ سے یکساں نہیں ہوسکتے اور یہ بات سراسر عقل کے خلاف ہے...! کفار کو اس بات کی کوئی ضمانت حاصل نہیں ہے کہ اللہ ان کے ساتھ وہی معاملہ کرے گا جو ان کی اپنی تجویز ہوگی۔ قیامت کا ایک نقشہ پیش کرتے ہوئے یہ بات بتائی گئی کہ جن لوگوں کو آج خدائے واحد لاشریک کے آگے جھکنے کی دعوت دی جارہی ہے اور یہ لوگ اس سے انکار کررہے ہیں، یہی لوگ قیامت میں سجدہ کرنا چاہیں بھی تو نہ کرسکیں گے۔آخر کار انھیں ذلت والا انجام دیکھنا پڑے گا۔منکرین حق کو جھنجوڑتے ہوئے دوٹوک انداز میں فرمادیا گیا کہ یہ لوگ قرآن حکیم کی تعلیمات کو جھٹلا کر یوں ہی چھوٹ نہیں جائیں گے! (عذاب سے نہیں بچیں گے) انھیں اپنے عمل کی اصلاح کرنے اور، فکر ونظر میں صالح تبدیلی لانے کیلئے جو مہلت عمل دی جارہی ہے اس سے یہ دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ لوگ اپنے نزدیک یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم غلط راستے پر ہوتے تو ضرور ہم پر عذاب آتا، لہذا ہم ہی صحیح راستے پر ہیں۔ یہی انکی غلط فہمی انھیں ہلاکت کے راستے پر ڈال دی ہے۔حقیقت تو یہ ہے کہ یہ لوگ رسول اللہ کی جو مخالفت کررہے ہیں اس کی کوئی وجہ ہے ہی نہیں۔کیونکہ آپؐ جو دعوت پیش فرمارہے ہیں اس میں آپؐ کی کوئی ذاتی غرض نہیں ہے اور نہ ہی آپؐ اپنی ذات کے لئے کچھ مانگتے ہیں۔سورۃ کے اختتام پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عالی شان انداز میں یہ تعلیم فرمائی کہ اللہ کا فیصلہ آنے تک جو کچھ سختیاں بھی تبلیغ دین کے لئے پیش آرہی ہیں "فَاصبِر لِحُکمِ رَبِّکَ" اس کو بڑے صبر کے ساتھ برداشت فرمایئے۔ حضرت پیر محمد کرم شاہ رحمہ اللہ ("صاحب الحوت" یعنی کچھ عرصہ مچھلی کے پیٹ میں رہنے والے حضرت یونسؑ) کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ "وَلَا تَکُن کَصَاحِبِ الحُوتِ" (اور نہ ہوجایئے مچھلی والے کی مانند) کفار کی ایذا رسانیوں میں روز بروز اضافہ ہورہا تھا۔ اللہ تبارک تعالی اپنے محبوب کو حکم دیتے ہیں کہ آپؐ صبر کریں اور اپنے رب کے فیصلے کا انتظار کریں۔ وہی بہتر جانتا ہے کہ ان منکرین کے ساتھ کس وقت کس؛ کس قسم کا سلوک کرنا چاہیے۔ آپؐ حضرت یونس علیہ السلام کی طرح نہ ہوجائیں کہ جنہوں نے ہمارے حکم کا انتظار کئے بغیر اپنی قوم سے علیحدگی اختیار کرلی اور ان پر عذاب نازل ہونے میں عجلت کی..... (تفسیر ضیاء القرآن) مزید تفصیل کے لیے سورہ یونس آیت 98 کا حاشیہ، سورہ انبیاء کی آیات 87 تا 88 کے حواشی، الصافات آیات 139 تا 148 کے حواشی۔حضرت یونسؑ کے بارے میں اس بات پر ارشاد ہوا کہ "اگر نہ سنبھالتا اس کو احسان ترے رب کا تو پھینکا گیا ہی تھا چٹیل میدان میں الزام کھا کر"۔ یعنی اللہ تعالی کی دستگیری وفضل سے توبہ کے بعد اسر نو فریضہ رسالت پر مامور یت حاصل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔حضرت مولانا امین احسن اصلاحی علیہ الرحمہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں" فرمایا کہ اگر ان پر اللہ کا یہ فضل نہ ہوا ہوتا تو جس ریت پر مچھلی نے انہیں ڈالا تھا اسی پر نہایت مذموم حالت میں وہ پڑے ہی رہ جاتے لیکن اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، ان کو اپنی رحمت سے نوازا، ان کو ان کے مقدس مشن کی تکمیل کے لیے از سر نو برگزیدہ کیا اور زمرہ صالحین میں شامل فرمایا۔ یعنی اس دنیا سے وہ ناکام ونامراد نہیں گئے بلکہ بامرادوں کے زمرہ۔۔۔صالحین۔۔۔میں وہ شامل ہوے۔" (تدبر قرآن) آیت 51 کا تعلق بھی تلقین، صبر وثبات سے ہے اس آیت کو سمجھنے کے لئے آغاز سورہ میں (ماانت بنعمۃ ربک بمجنون) میں بتائی گئی ہے اسے اپنے ذہن میں تازہ فرمالیجئے، ان شاءاللہ مفہوم واضح ہوجاے گا۔ یعنی سورت کا آغاز اسی بات سے ہوا اور اسی بات پر سورت ختم ہورہی ہے۔۔۔۔لہذا سارے لوگوں کے لیے لمحہ فکریہ دیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اور آپ پر اتاری جارہی کتاب" قرآن مجید" کی مخالفت پر کمربستہ ہونے والے ہوش میں آجائیں تاکہ کل روز قیامت کی ذلت ورسوائی سے اپنے کو محفوظ کر سکیں۔۔۔۔۔ خلاصہ کلام یہ کہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اہل ایمان کے لئے یہ تعلیم ہے کہ ہر ابتلاء وآزمائش میں صبر کا دامن چھوٹنے نہ پائے اس میں، جو عظیم درس موجود ہے وہ یہ کہ دین حق کی اشاعت، دعوت وتبلیغ میں صبر واستقامت لازمی شرط ہے۔ علاوہ ازیں عزم وحوصلہ اور اپنے نصب العین سے سچی لگن غلبہ دین کی فکر اور کلمہ غیر حق کو پست کرنے کی کوششیں اور کلمۂ توحید کی سربلندی کیلئے جدوجہد وغیرہ اور اس طرح کی دیگر سرگرمی یقیناً اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا کی ضمانت ہیے، ہاں یہ بات خوب یاد رہے کہ دعوت دین کا کام سر انجام دینے والوں کیلئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی حیات طیبہ ہمارے پیش نظر رہے اور مدنی ادوار کی سرگرمیوں پر بھی گہری نظر رکھیں، تاکہ اس سے راہ حق میں آگے بڑھنے کی ضمانت حاصل ہوسکے، کیونکہ دعوت الی اللہ نبیؐ کی سب سے بڑی سنت ہے اور اس سنت کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق لوگوں تک پہنچانا ہی خیر امت کا اہم فریضہ اور اسی میں ان کی کامیابی ہے۔

دعوت ڈبیٹ پر مقدم ہے

ڈاکٹر محمد طارق ایوبی

گذشتہ دنوں دہلی میں ایک ڈبیٹ منعقد ہوئی، جس کا عنوان تھا" کیا خدا موجود ہے"، پہلا سوال تو یہی ہے کہ کیا یہ سوال درست ہے، ظاہر ہے کہ قرآن مجید کا مطالعہ بتاتا ہے کہ خود قرآن وجود باری کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے وجود کا احساس دلاتا ہے نہ کہ وجود باری کے ثبوت پر اپنی قوت استدلال خرچ کرتا ہے، قرآن کی نظر میں اصل شے خدا کی طرف بلانا ہے نہ کہ خدا کا وجود ثابت کرنا، علامہ شبلیؒ نے الکلام میں قرآنی طریقہ استدلال کے متعلق جو بحث کی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلے انسان کے وجدان شہادت کو اپیل کیا جائے اور پھر کائنات کے نظم اور اس کی حکیمانہ ترتیب کی طرف توجہ دلائی جائے، اس تناظر میں آیات قرآنیہ کا مطالعہ کرتے جایئے تو آپ ہی وجود باری کا ثبوت ملتا جائے گا، ساتھ ہی توحید باری کا بھی اثبات ہوتا جائے گا جو کہ عقیدہ اسلامی کا امتیاز ہے، وجود باری کا ثبوت تو کسی کسی نہ کسی صورت میں دیگر مذاہب میں بھی موجود ہے، لیکن تصور وحدانیت ہی دراصل اسلام کا امتیاز ہے، اس لحاظ سے دیکھیے تو قرآن مجید خدا کی صفات کو موضوع بنا کر اس طرح گفتگو کرتا ہے کہ وجود باری، تصور وحدانیت پر بیک وقت استدلال کرتا ہے اور اس کے لیے اس کا سب سے طاقتور استدلال کائناتی نظم ونسق ہے، جس کا کوئی معقول جواب دینے سے ملحدین بہر حال عاجز رہے ہیں، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وجود باری کے ردو اثبات کی بحث فلسفہ یونان کی دین ہے، قرآن مجید تو وجود باری کے اعلان کا حکم دیتا ہے، جاہلوں اور منکروں سے اعراض کرتے ہوئے اس اعلان اور موحدانہ موقف پر جم جانے کی تلقین کرتا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے یہی آشکار ہے اور یہی دعوت کا نبوی اسوہ اور طریقہ کار ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ اسلامی مزاج اور نبوی منہج کے مطابق دعوت مطلوب ہے یا ڈبیٹ؟ تیسری بات یہ ہے کہ کیا موجودہ حالات اس ڈبیٹ کے لیے سازگار تھے؟ کیا اس وقت اس ڈبیٹ کا انعقاد دعوتی نقطہ نظر سے مفید تھا یا کیا اس کے کچھ مفید اثرات مرتب ہو سکتے ہیں؟ آئندہ سطروں میں ان ہی سوالات کے اردگرد گفتگو کرنے کی کوشش کریں گے۔

واقعہ یہ ہے کہ ملک کے موجودہ سیاسی حالات ہمیں اس طرح کے ڈبیٹ کی اجازت نہیں دیتے، اس کا سیاسی استعمال یقینی ہے، ملک میں بلا تفریق مذاہب سماجی انصاف کے لیے سب سے طاقتور آواز اٹھانے والے کمیونسٹ رہے ہیں، جاوید اختر کا تعلق اسی حلقہ سے ہے، ظاہر سی بات ہے کہ سنگھ اس کو استعمال کرنے میں ذرا بھی نہ چوکے گا، بالخصوص ڈبیٹ کے بعد جس طرح جشن فتح منایا گیا، Post Debate Celebration دیکھنے میں آیا، پورا سوشل میڈیا مدعو کی تضحیک سے بھر دیا گیا، کچھ اس انداز میں جشن فتح منایا گیا کہ گویا دنیا سے الحاد کا خاتمہ ہوگیا اور منکرین خدا کو نیست و نابود کر دیا گیا، یہ کام خود ڈبیٹ کرنے والوں اور سنجیدہ کہے جانے والے لوگوں کی طرف سے کیا گیا، الحاد کی تجہیز وتدفین کے نعرے بلند کیے گئے، یقیناً ان سب وجوہات کے سبب اس ڈبیٹ کو عالمی شہرت ملی لیکن ساتھ ہی بین السطور اور پس منظر پڑھنے والوں نے اور بہت کچھ پڑھا، جس کا اظہار فی الحال ضروری نہیں، تاہم یہ بتا دینا ضروری ہے کہ اس ڈبیٹ کے جو بھی مفید اثرات پڑ سکتے تھے اس کا موقع ضائع کر دیا گیا، جو جشن منایا گیا وہ داعیانہ نفسیات اور اسلامی مزاج کے یکسر خلاف ہے، اسی کا نتیجہ یہ بھی ہوا کہ شرک کے علمبردار گو کہ خدا کے وجود کے قائل ہیں لیکن تصور توحید سے بیر ہونے کے سبب نوجوان عالم کے لیے مشکلات کھڑی کرنے پر آمادہ ہوگئے، اس میں شبہ نہیں کہ آج کے نامساعد حالات میں اس طرح کی سنجیدہ ڈبیٹ کا انعقاد ایک خوش آئند اقدام تھا، گرچہ ہم اس کے قائل نہیں، کیوں کہ ہمارے نزدیک خدا کی طرف بلانا قرآنی اور نبوی منہج ہے نہ کہ خدا کے وجود کو ثابت کرنا اور پھر ثابت کرنے کے لیے دوسرے کو چیلنج کیا جائے، خود ہی ڈبیٹ کی دعوت دی جائے، یہ تو کسی بھی صورت دعوتی نقطۂ نظر سے درست نہیں، ہاں اس کے کچھ اور مقاصد پیش نظر ہوں تو اور بات، ہم تو اس طرح کے ڈبیٹ کو بہر حال ضرورت اور حالات کے تقاضے کے مطابق ہو، تو دعوت کا حصہ اور ذریعہ مانتے ہیں حالانکہ آگے آپ پڑھیں گے کہ مفتی شفیع صاحبؒ جیسے بڑے عالم ایسے بحث ومباحثہ کو فی الحقیقت دعوت کا کوئی شعبہ بھی نہیں مانتے۔

اس طرح کی بحثیں مفید کم اور مضر زیادہ ہوتی ہیں، اس طرح کی بحثوں میں عام طور پر مدعو کی ہدایت کا جذبہ کارفرما نہیں ہوتا، وجود باری کے اثبات سے زیادہ اپنی فتح کی فکر دامن گیر ہوتی ہے، دعوت کے راستے مسدود ہوتے ہیں، نفرتیں بڑھتی ہیں، یہی سب کچھ اس ڈبیٹ کے بعد ہوا اور ہو رہا ہے، گرچہ صاحب حق نے اپنی فتح کا اعلان کر دیا لیکن فریق مخالف اپنی بات پر ڈٹا رہا، عام طور پر ایسے مناظرے لوگوں کے سامنے سوال چھوڑ کر ختم ہوتے ہیں، ایسے میں خام ذہنوں کا نقصان زیادہ ہوتا ہے، کیوں کہ انھیں ان کے سوالات کا جواب نہیں مل پاتا، ایسے سوالات تو عام انسانوں اور کالج کے طلبہ کے ذہنوں میں بھی پنپتے ہیں لیکن انھیں کوئی چیلنج نہیں کرتا اور وہ خود بھی کسی کو چیلنج کرنے بلکہ اظہار کرنے کی ہمت نہیں جٹا پاتے، چیلنج تو جاوید اختر نے بھی نہیں کیا، لیکن اس نے اپنی بات سر عام رکھنے کے لیے چیلنج قبول ضرور کر لیا، جاوید اختر کوئی اکیڈمک انسان نہیں ہے، اس کی شہرت کے عنوان اور ہیں، یہی وجہ ہے کہ وہ منطقی واستدلالی گفتگو کا جواب درکنار، اسے سمجھ بھی نہیں سکے لیکن انجام کار یہی ہوا کہ وہ سوالات چھوڑ گئے، انھوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ ہم آپ کو یہاں تک تو لے آئے کہ آج آپ ہم سے اس موضوع پر بات کر رہے ہیں، وہ خام ذہنوں تک یہ پیغام پہنچانے میں بھی کامیاب رہے کہ بہت سے نظریات ختم ہوگئے اسی طرح آج جو نظریات پائے جاتے ہیں وہ بھی ختم ہو جائیں گے، ظاہر ہے کہ یہ جملہ انتہائی خطرناک اور حضرات علماء کے لیے سنجیدگی کے ساتھ اس کے تدارک کا عنوان ہے، سوالات اور بھی اس ڈبیٹ نے چھوڑے لیکن پھر ان سب سے قطع نظر دیگر مقاصد کے پیش نظر الحاد کی تدفین کے عنوان سے جشن منایا گیا، میں پہلے بھی کہتا رہا ہوں اور جاوید اختر کی پوری گفتگو بھی اس کی دلیل ہے کہ الحاد جدید کا دروازہ عام طور پر فکری ارتداد سے کھلتا ہے، فکری ارتداد اور الحاد جدید کا عہد معاصر میں سب سے بڑا سبب ابنائے اسلام کی مظلومیت، مقہوریت اور مغلوبیت ہے، متکلمین کے لیے جدید ذہن کو اس ناحیہ سے مطمئن کرنا ایک بڑا چیلنج ہے، جبکہ یہ بھی متعدد اہل علم مانتے ہیں کہ خالص قدیم علم کلام کے سہارے جدید الحاد کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا، غزہ کے تناظر میں یہ سبب اور بھی بڑا چیلنج بن گیا ہے، راقم نے اسی تناظر میں ایک طویل مقالہ" اسلام کا فلسفہ نصرت وآزمائش" رقم کیا تھا، اس ناحیہ سے شدید توجہ کی ضرورت ہے کیونکہ الحاد جدید کا راستہ ڈبیٹ نہیں دعوت اور ابنائے اسلام کا غلبہ ہے بلکہ اسلام کے غلبہ کی کوشش کا آغاز بھی دعوت سے ہی ہوتا ہے، لیکن دعوت اور اعلان حق بڑی قربانی وآزمائش کی طلب گار ہے اور ہم اس آزمائش وقربانی کے لیے تیار نہیں، منطق وفلسفہ کا مطالعہ اور رد الحاد کے لیے دلائل کی تیاری بھی اسی دعوتی مقصد کے لیے کی جائے گی اور اس لیے کی جائے گی کہ ملحدین و منکرین کے شبہات واعتراضات کا جواب دیا جا سکے، ازالہ کیا جاسکے، علم کلام کا وجود ہی اس کام کے لیے ہے، یقیناً یہ امر بھی ضروری ہے لیکن چیلنج اور ڈبیٹ کے لیے نہیں بلکہ ضرورت پڑنے پر مدعو کی تفہیم اور اس کے اطمینان کے لیے، پھر بھی اگر وہ اپنی بات اور اپنے انکار پر اڑا رہے تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے گا، تاہم اتنی بات طے ہے کہ اسلام میں گفتگو ومناظرہ کا اصل مقصد مدعو کی ہدایت ہے، مدعو کی شکست اور اس پر جشن اسلامی مزاج کا حصہ ہے ہی نہیں، اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ معاشرہ میں پنپنے والے ایسے رجحانات پر نظر رکھی جائے اور پھر دعوتی نقطہ نظر سے ثبت طریقے سے ان رجحانات کی تردید اور تفہیم کے لیے تحریریں لکھی جائیں، ویڈیو بنائے جائیں اور یہاں علم کلام سے مدد لیتے ہوئے قرآنی طرز استدلال کو خوب خوب برتا جائے، یہ کام مسلسل کیا جائے، ایجابی انداز میں شبہات واعتراضات کے ازالہ کا سامان کیا جائے لیکن ظاہر ہے کہ تسلسل کے ساتھ اس عمل میں محنت زیادہ اور شہرت کم ہے، یہ کام مخلصانہ جدوجہد کا متقاضی ہے، اب تو صورت حال ایسی پیدا کر دی گئی کہ گویا اب ہر طالب علم کو بس ڈبیٹ کے لیے تیار ہونا ہے، سب چھوڑ کے بس منطق وفلسفہ پڑھنا ہے، باقی سب فضول ہے، جو لوگ دوسرے کام کر رہے ہیں ان کی اب کوئی حیثیت نہ رہی حالانکہ یہ سراب اور احساس کمتری کے سوا کچھ نہیں، یہ بھی ایک کام ہے جسکی ضرورت بہت بعد میں پڑتی ہے اور خال خال پڑتی ہے، اصل تو وہ قرآنی منہج اور طریقہ استدلال ہے جہاں اسکی ضرورت ہی نہیں اور اگر اسکی ضرورت پڑتی بھی ہے تو دعوتی نقطہ نظر سے تفہیم حق کے لیے ہی پڑتی ہے، اس لیے کچھ لوگوں کو اس کام کے لیے بھی تیار ہونا چاہیے لیکن دعوت کے عظیم کام کی ذمہ داری بالعموم پوری امت پر اور بالخصوص امت کے ایک مخصوص طبقہ پر ہے، سوال یہ ہے کہ اس کار عظیم اور فریضہ منصبی سے عہد

UTTAR PRADESH
E-mail: lohianama@gmail.com, Website: www.lohianama.com

اترپردیش

دارالعلوم غوث الوارث کا 22 واں سالانہ جلسہ دستار بندی

11 طلباء کو دستار اور اسناد سے نوازا گیا

شاہجہاں پور (راشد حسین راہی): دارالعلوم غوث الوارث ککرہ روڈ میں 22 واں سالانہ دستار بندی گزشتہ شب دارالعلوم کے پرنسپل وخطیب وامام عیدگاہ مولانا حضور احمد منظری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولوی اور حفظ کے 11 طلباء کو دستار اور اسناد سے نوازا گیا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مقرر خصوصی علامہ شمشاد احمد مصباحی، جامعہ امجدیہ غوثیہ موضع کے شیخ الحدیث و صدر شعبہ افتاء نے کہا کہ تعلیم ہی انسان کو عظیم بناتی ہے۔ تعلیم انسان کا رتبہ بلند کرتی ہے۔ انہوں نے حاضرین سے اپنی بیٹیوں کی دینی تعلیم اور اسلامی ماحول پرورش کو یقینی بنانے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ اہل سنت و الجماعت سے وابستہ رہیں۔ اسی میں دنیا وآخرت کی بھلائی ہے۔ قاری عبدالرزاق مرادآبادی نے کہا کہ قوم کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ دین کے قلعے ان مدارس کو ہر ممکن تعاون فراہم کریں جو ان کی قوم کی امانت اور میراث ہیں۔ دارالعلوم کے پرنسپل مولانا حضور احمد منظری نے مدرسہ کی ترقی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے طلباء کو مبارکباد دی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

شاعر عمران برکاتی بریلوی، عبدالقادر، شاہد رضا اور مدرسہ کے طلباء نے نعت و منقبت پیش کی۔ دارالعلوم کے چھ مولوی اور پانچ حفظ کے طلبہ کو دستار بندی کر اسناد سے نوازا گیا۔ ان کی گل پوشی کر تحائف اور مذہبی کتابیں بھی پیش کی گئیں۔ اس کے بعد حضور مفتی اعظم ہند کا قل شریف ہوا۔ اجتماع کا اختتام ملک وقوم کی سلامتی اور خوشحالی کے لیے دعا پر ہوا۔ پروگرام کی نظامت قاری ناظر رضا بہیڑی نے کی۔ اس موقع پر مولانا طارق، مولانا انیس رضا خاں، حاجی ننھے، حاجی بشیر، سابق میونسپل چیئرمین تنویر خاں، مولانا محمد قاسم مصباحی، مولانا محمد اسلام علیمی، حافظ شہامت رضا، حافظ حسن رضا خاں، حافظ فہیم رضا، عبدالقادر خاں، سلیم فاروقی، کلیم احمد، فرقان کے علاوہ طلباء والدین موجود تھے۔ مدرسہ کے منیجر حاجی محمد عمر خاں قادری نے اظہار تشکر کیا۔

نوجوانوں کو مہاتما گاندھی کے فلسفے کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے

مہاتما گاندھی کی برسی پر ہونے والی تقریب سے سابق ریاستی وزیر اروند سنگھ گوپ کا خطاب

بارہ بنکی (نامہ نگار): آنجہانی مہاتما گاندھی نے اپنی اعلا تعلیم غیر معمولی قابلیت کی بدولت محض ایک دھوتی اور ایک لاٹھی کی طاقت سے انگریزوں کو ہندوستان چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ آج کے نوجوانوں کو مہاتما گاندھی کے فلسفے کو پڑھنے اور اس کو اپنی عملی زندگی میں اتارنے کی ضرورت ہے۔ مذکورہ خیالات آج مقامی گاندھی بھون میں مہاتما گاندھی کی برسی کے موقع پر ہونے والی تقریب کو خطاب کرتے ہوئے سابق ریاستی وزیر اروند سنگھ گوپ نے ظاہر کئے۔ تقریب کی صدارت سماجی کارکن محمد عمیر قدوائی کر رہے تھے۔ تقریب کو خطاب کرتے ہوئے معروف صحافی راہل دیو نے کہا کہ گاندھی کی سب سے بڑی بات یہ تھی کہ وہ ہندو مسلمان اتحاد کی علامت تھے۔ گاندھی جی نے اس اتحاد کو قائم رکھنے کے لئے ٹھوس اقدامات کئے۔ کنوینر سماجی مفکر راج ناتھ شرما نے کہا کہ گاندھی کا راستہ سچائی، عدم تشدد اور ستیہ گرہ تھا۔ وہ جنگ آزادی کے دوران ہی راستوں سے جدو جہد کرتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ آج دنیا کو گاندھی کے ان ہی اصولوں کی ضرورت ہے۔

صدر تقریب محمد عمیر قدوائی نے کہا کہ آج پوری دنیا میں مہا تھا گاندھی کے افکار و خیالات کو بڑی عقیدت سے دیکھا جا رہا ہے اس سے پہلے سب ہی لوگوں نے ریٹھ ندی میں دیپ دان کر کے مہاتما گاندھی کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ پائیشوری پرساد کی نظامت میں ہونے والی تقریب اٹل ترپاٹھی، شعور کامل ایڈوکیٹ، ہمایوں نعیم خاں شیو شنکر شکلا، اشوک شکلا، گیان سنگھ، صلاح الدین قدوائی، سدھارتھ اوستھی، سابق بلاک پرمکھ حشمت علی گڈو، نشاط احمد، سید توقیر کرار اور ونے کمار سنگھ نے بھی خطاب کیا۔ سب ہی مہاتما گاندھی کے مجسمہ پر گل پوشی کر کے خراج عقیدت پیش کیا۔ اس کے علاوہ ضلع کانگریس کے زیر اہتمام تقریب منعقد ہوئی۔ صبح 11 بجے سائرن بجتے ہی ضلع مجسٹریٹ سمیت دوسرے افسران نے دومنٹ خاموشی اختیار کی۔

نوجوان کی لاش درخت پر پھانسی کے پھندے سے لٹکتی ملنے سے سنسنی

بارہ بنکی (نامہ نگار) ضلع کے تھانہ گھنگھیتر علاقے موضع عالم پور میں کل اپنے گھر سے نکلے ایک 18 سالہ نوجوان کی لاش گاؤں کے باہر ایک درخت پر پھانسی کے پھندے پر لٹکتی ملنے سے سنسنی پھیل گئی۔ متوفی نوجوان کے باپ چندر کشن نے ایک نوجوان بیوہ اور اسکے ساتھیوں پر قتل کا الزام لگایا ہے۔ اطلاع کے مطابق چندر کیش نے پولس کو دی تحریر میں کہا ہے کہ ان کا بیٹا 18 رسالہ انکج کل شام کو موضع اودار میں ہونے والے میلے میں جانا بتا کر گھر سے نکلا تھا اسکے بعد وہ گھر نہیں آیا۔ آج صبح اسکی لاش گاؤں کے باہر درخت سے لٹکتی ملی۔ انسپکٹر انچارج بیچو سنگھ یادو نے بتایا کہ متوفی انکج کا اس گاؤں کی رہنے والی ایک نوجوان بیوی سے متوفی کے ناجائز تعلقات تھے۔ انہوں نے کہا متوفی کے باپ سے تحریر ملی ہے۔ فی الحال پولیس نے لاش اپنے قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا ہے۔

آنکھوں کی جانچ کا مفت طبی کیمپ کا انعقاد

دریاباد/ بارہ بنکی (غلام محمد ملک) مولانا عبدالماجد ایجوکیشنل اینڈ سوشل ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام سٹی ہاسپٹل اینڈ اسٹیوٹ آف پیرامیڈیکل سائنسس پرتاب گنج اجودھیا روڈ بارہ بنکی کی طرف سے آنکھوں کی جانچ کا مفت طبی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں ماہر امراض چشم ڈاکٹر آرتی کشواہا لکھنؤ، ڈاکٹر او پیندر سنگھ چوہان، ڈاکٹر لیکھر اج یادو، یوگل یادو، او ٹی ٹیکنیشن اور ڈاکٹر جنید شمس نے مریضوں کی آنکھوں کی جانچ کر کے موتیابند کے مریضوں کو آپریشن کی صلاح دی۔ آیشمان کارڈ والوں کو مفت آپریشن کے لیے سنیچر کے روز سٹی ہاسپٹل پرتاب گنج بارہ بنکی میں ایڈمٹ کر کے تمام سہولیات فراہم کرنے کا وعدہ کیا گیا۔ کیمپ میں 154 مریضوں کی آنکھوں کی جانچ کر کے اُنہیں مفت دوائیاں تقسیم کی گئی۔ اس موقع پر سوسائٹی کے جنرل سیکریٹری محمود احمد، مولانا شکیل ندوی، حافظ محمد عالم، مولانا محفوظ الرحمن، سمیرا احمد، عبداللہ، عزمی وغیرہ لوگ موجود تھے۔

ضلع مجسٹریٹ اور ضلع سپرنٹنڈنٹ پولیس کا ضلع جیل کا اچانک معائنہ، سلامتی انتظامات کا جائزہ

بارہ بنکی (نامہ نگار) ضلع مجسٹریٹ ششانک ترپاٹھی اور ضلع سپرنٹنڈنٹ پولیس ارپت وجے ورگیہ نے آج دوسرے افسران کے ساتھ ضلع جیل کا اچانک معائنہ کیا انہوں نے سب سے پہلے جیل کے خاص گیٹ کا معائنہ کیا اور وہاں سلامتی کے انتظامات کا جائزہ لیا اور وہاں تعینات ملازمین سے ضروری معلومات حاصل کی۔ اسکے بعد دونوں افسران جیل کے اندر صفائی، ڈسپلن کے ساتھ ہی جیل میں لگے سی سی ٹی وی کیمروں کی نگرانی کا جائزہ لیا ساتھ ہی ہدایت دی کیمرے ہمہ وقت چالو حالت میں رکھے جائیں اسکے بعد انہوں نے خواتین بیرکوں، مردوں کی بیرکوں، جیل اسپتال اور مطبخ کا جائزہ لیا اور قیدیوں سے دریافت کیا کہ انہیں بنیادی سہولیات مل رہی ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے جیل افسران کو سخت ہدایت دی کہ قیدیوں کی حفاظت، صحت اور انہیں ملنے والی سہولیات میں کسی طرح کی لاپرواہی نہ برتی جائے اور انہیں مقررہ جیل مینول کے سہولیات فراہم کی جائیں اس موقع جیل سپرنٹنڈنٹ کندن کمار سمیت دوسرے افسران موجود تھے۔

ضلع کی سواٹ سرویلانس اور تھانہ جہانگیر آباد کی مشترکہ ٹیم نے 8 بین ضلعی چوروں کے گروہ کو کیا گرفتار

قبضے سے 5 طمنچے کارتوس 4 موبائیل اور 87 ہزار 500 روپیہ نقد برآمد

بارہ بنکی (نامہ نگار)

ضلع کی سواٹ سرویلانس اور تھانہ جہانگیر آباد کی مشترکہ ٹیم نے 8 بین ضلعی چوروں کے گروہ کو گرفتار کر کے انکے قبضے سے 5 طمنچے کارتوس 4 موبائیل اور 87 ہزار 500 روپیہ نقد برآمد کئے ہیں۔ پولیس نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے گذشتہ 26 جنوری کو تھانہ جہانگیر آباد علاقے کے تحت موضع مشری پور میں واقع "دیوئی فشریز" میں ہونے والی سنسنی خیز چوری کی واردات کا پردہ فاش کر دیا ہے۔ آج پولیس لائن آڈیٹوریم میں پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے ایڈیشنل ایس پی مشرقی وکاس چندر ترپاٹھی نے بتایا کہ 26 جنوری کو دیوئی فشریز کے منشی داروغہ عرف سمیع اللہ ساکن کردرویت ضلع کپل وستو نیپال نے تھانہ میں رپورٹ درج کرائی تھی کہ رات میں نامعلوم لوگ اندر گھس آئے اور الماری میں رکھے روپیہ اور 5 موبائیل اٹھا لے گئے۔ یہ اطلاع ملتے ہی ایس پی ارپت وجے ورگیہ نے موقع کا معائنہ کیا اور واردات کا پردہ فاش کرنے کے لئے مشترکہ ٹیم تشکیل کی جس نے آج مینول اٹلی جنس کی مدد سے مکیش کمار ساکن گنورہ، شیوراج ساکن دکھن ٹولہ، بنکی کوتوالی شہر، دیواشیش چوہان ساکن بالا گنج تھانہ ٹھاکر گنج ضلع لکھنؤ، راج کمار عرف پرگیا دین ساکن ماماپور تھانہ دیوئی، محمد سونو ساکن پہپا تھانہ دیوئی، جنید ساکن بریٹھی تھانہ دیوئی، نوشاد ساکن موضع بھونی تھانہ بی کے ٹی ضلع لکھنؤ اور سہیل ساکن لگہرہا موڑ بائی پاس دیوئی کو گرفتار کر کے انکے قبضے سے 12 بور کے 5 طمنچے، کارتوس 4 رچوری کے موبائیل اور 87 ہزار 500 روپیہ نقد برآمد کئے۔ انہوں نے بتایا کہ ملزم شیو راج پر مختلف تھانوں میں 7 مقدمات مکیش یادو پر 14 مقدمات ملزم نوشاد پر 5 مقدمات پہلے سے ہی سنگین دفعات میں درج ہیں۔ ملزمان نے بتایا کہ ان کا منظم گروہ ہے جو کہ دن میں ریکھی کر کے رات میں واردات انجام دیتا ہے ملزمان نے بتایا کہ انہوں نے فشریز فارم ہاؤس کی کئی مرتبہ ریکی کی تھی۔ اس موقع پر سرکل افسر شہر سنگم کمار سنگھ، سرکل افسر صدر آلوک پانڈے سمیت دوسرے افسران اور ٹیم کے ممبران موجود تھے۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

کشیدگی کے دوران یورپی یونین نے ایران کیخلاف کی بڑی کارروائی

ایران کی آئی آر جی سی، القاعدہ، داعش اور حماس کے ساتھ ایک دہشت گرد تنظیم کے طور پر درج

پیرس (ایجنسی): امریکہ کے ساتھ کشیدگی کے درمیان یورپی یونین (ای یو) نے ایران کے حوالے سے بڑا فیصلہ کیا ہے۔ یورپی یونین نے ایران کے پاسداران انقلاب کو القاعدہ، داعش اور حماس کے ساتھ دہشت گرد تنظیموں کی فہرست میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یورپی کمیشن کی نائب صدر کاجا کالس نے کہا کہ آئی آر جی سی نے احتجاج کے دوران 373,6 افراد کو ہلاک کیا ہے۔ انہوں نے جمعرات کو کہا، "اگر آپ دہشت گرد کی طرح کام کرتے ہیں، تو آپ کے ساتھ دہشت گرد جیسا سلوک کیا جانا چاہیے۔"

کاجا کالس نے کہا کہ ایران کے خلاف اس اقدام کے لیے یورپی یونین کے 27 رکن ممالک کی حمایت درکار ہوگی جس کے بعد آئی آر جی سی کو دہشت گرد تنظیم کی فہرست میں شامل کیا جائے گا۔ فرانس نے پہلے اس اقدام کی مخالفت کی تھی، اس خدشے سے کہ اس سے ایران میں پھنسے فرانسیسی شہریوں کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے اور ایران کے ساتھ بات چیت تک رسائی روک دی جائے گی۔ تاہم فرانس نے اب اپنا موقف بدل لیا ہے۔

فرانس کے وزیر خارجہ جین نول باروٹ نے کہا کہ "ایران میں پرامن احتجاج کے ناقابل برداشت جبر کا جواب دینا ضروری ہے۔ جرائم کی کوئی معافی نہیں ہوسکتی۔" فرانسیسی صدارتی دفتر نے بھی اس کی حمایت کی تصدیق کی ہے۔ اٹلی، اسپین اور جرمنی جیسے ممالک پہلے ہی اس اقدام کی حمایت کر چکے ہیں۔

آئی آر جی سی ایران کی سب سے طاقتور فوجی شاخ ہے۔ اسے 1979 میں آیت اللہ خمینی نے اسلامی انقلاب کے دفاع کے لیے بنایا تھا۔ یہ باقاعدہ فوج سے الگ کام کرتا ہے اور براہ راست سپریم لیڈر کو رپورٹ کرتا ہے۔ آئی آر جی سی ایران کی سیاست، معیشت اور خارجہ پالیسی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ امریکہ، کینیڈا اور آسٹریلیا پہلے ہی اسے دہشت گرد تنظیم قرار دے چکے ہیں۔

روس کا شدید سردی میں کیف پر حملہ نہ کرنے پر اتفاق

واشنگٹن (ایجنسی): دنیا کو جنگ کی ہولناکیوں سے نجات دلانے کا وعدہ کر کے اقتدار میں واپس آنے والے ڈونلڈ ٹرمپ نے یوکرین جنگ کے حوالے سے بڑی سفارتی فتح کا دعویٰ کیا ہے۔ ٹرمپ کے مطابق شدید سردی اور انسانی بحران کی روشنی میں انہوں نے روسی صدر پیوٹن سے ذاتی طور پر بات کی جس کے بعد روس نے دارالحکومت کیف اور دیگر شہروں پر ایک ہفتے تک گولہ باری سے باز رہنے پر رضامندی ظاہر کی۔

ٹرمپ نے وائٹ ہاؤس میں کہا کہ کئی مشیروں نے انہیں پوتن کو فون کرنے کے خلاف مشورہ دیا ہے، یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ غیر موثر ہوگا۔ ٹرمپ نے کہا، "میں نے اپنے مشیروں کی بات نہیں مانی اور پیوٹن سے براہ راست بات کی، ریکارڈ توڑ سردی کی وجہ سے یوکرین کے لوگوں کی حالت تشویشناک ہے، اور میزائل حملے تباہی کو بڑھا دیتے،" ٹرمپ نے کہا۔ "پیوٹن نے میری بات کو سمجھا اور ایک ہفتے کی جنگ بندی کو قبول کیا۔"

امن معاہدے کا مسودہ تقریباً تیار ہے۔ ٹرمپ کے خصوصی ایلچی اسٹیو وٹ کوف نے کہا کہ پس پردہ امن مذاکرات تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ وٹکوف کے مطابق ابوظہبی میں گزشتہ اتوار کو امریکی حکام اور پانچ روسی جرنیلوں کے درمیان ایک اہم ملاقات ہوئی۔ جنیوا اور ابوظہبی مذاکرات کے بعد امن معاہدے کا مسودہ بڑی حد تک تیار ہے۔ سیکیورٹی پروٹوکول اور معاشی خوشحالی کے معاہدے پر کام تکمیل کے قریب ہے۔ یوکرین کے عوام کو اب امید ہے کہ چار سال سے جاری جنگ جلد ختم ہو جائے گی۔

اترریلوے
ٹینڈر نوٹس
صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ڈویژنل ریل مینیجر (سگنل اور ٹیلی کام) شمالی ریلوے، لکھنؤ ڈویژن، لکھنؤ کے ذریعہ مقررہ ٹینڈر فارمس پر درج ذیل کام کیلئے تجربہ کار اور قائم اہل ٹھیکیداروں کے ذریعہ ای۔ ٹینڈرس سنگل پیکٹ سسٹم کے ذریعہ طلب کی جاتی ہیں۔
ٹینڈر نمبر: 106۔ ٹیلی/ٹینڈر/ 24/2025-26
کام کا نام: لکھنؤ ڈویژن، شمالی ریلوے پر 03 سال کی مدت کیلئے 24 فائبر اور ایف سی کیبل نیٹ ورک کی دیکھ بھال کیلئے بارہ بنکی۔ ایودھیا کینٹ، ایودھیا۔ جلال پور ڈھی، اکبر پور۔ ٹانڈہ، بھابھا مئو۔ ایودھیا کینٹ، ڈلمؤ۔ دریاپور، اناؤ۔ اوئیمپار سیکشن اور سبھی ایل، ایم، بی، سمیت تقسیم ای، آئی، اسٹیشنوں میں سیگنل اور، ایف، بی، کی دیکھ بھال کا کام۔
تخمینہ لاگت: روپے-/2,43,40,450.31
ٹینڈر فارم کی قیمت: صفر
زر ضمانتی رقم: روپے-/2,71,700.00
کام پورا کرنے کی مدت: 36 مہینے
ٹینڈر دستاویز جمع کرنے کی آخری تاریخ اور وقت: 20.02.2026, 15:30 Hrs.
ویب سائٹ تفصیل اور نوٹس بورڈ کی جگہ جہاں ٹینڈر دستاویزوں کو دیکھا جاسکتا ہے: www.ireps.gov.in سینئر سگنل اور ٹیلی کام انجینئر/دفتر/ ڈویژنل ریل مینیجر دفتر احاطہ/ شمالی ریلوے/لکھنؤ
ٹھیکیداروں کو ای۔ ٹینڈر سسٹم میں حصہ لینے کیلئے بھارتیہ ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in کے تحت رجسٹرڈ ہونا ضروری ہے۔ • سبھی ضابطہ اور شرائط ٹینڈر فارم میں دیکھی جاسکتی ہے۔ • مینوویل ٹینڈرس منظور نہیں کی جائیں گی۔ • ٹینڈر فارم اور بیعانہ رقم کی ادائیگی صرف نیٹ بینکنگ یا مینٹ گیٹوے کے ذریعہ ہی منظور کی جائیں گی۔
نمبر: 106۔ ٹیلی/ٹینڈر/ 24/2025-26 تاریخ: 30.01.2026 344/2026
گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

غریب نواز کی تعلیمات محبت، امن اور انسانیت پر مبنی تھی

مرکز پونور گارڈن میں مسک الختام کانفرنس کے موقع پر شیخ ابوبکر انسٹی ٹیوٹ آف لیڈرشپ پروجیکٹ کا افتتاح

کالی کٹ (عبدالکریم امجدی)

سلطان الہند حضرت خواجہ سید معین الدین اجمیری چشتی کی تعلیمات محبت، رواداری، انسانیت اور امن پر مبنی تھیں، جو کسی مخصوص مذہب یا برادری تک محدود نہیں بلکہ تمام انسانوں کے لیے یکساں تھیں۔ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو اسلام کا ایک عظیم مصلح و داعی قرار دیا گیا۔ ان کی بارگاہ میں سچا خراج عقیدت یہ ہے کہ ہم ان کی تعلیمات پر عمل کریں اور معاشرے میں سلگتے مسائل کے حل کے لئے تعلیمات صوفیاء کو عام کریں۔ مذکورہ خیالات کا اظہار پونور مرکز گارڈن میں منعقدہ مسک الختام کانفرنس سے افتتاحی خطاب میں گرانڈ مفتی آف انڈیا شیخ ابوبکر احمد نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ خواجہ غریب نواز کی دعوت وتبلیغ کا راستہ محبت اور ہمدردی پر مبنی تھا۔۔ شیخ ابوبکر نے کہا کہ انتہا پسندی اور دہشت گردی کو اسلام سے جوڑنا ایک سنگین مسئلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ بزرگان دین اور اہل بیت کا احترام اور انکے نقش قدم پر چلنا ہی اہل ایمان کی روحانیت کی بقا کا ضامن ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم باہمی اتحاد کے ذریعہ خواجہ غریب نواز کے پیغام محبت کو عام کر کے اپنے وطن کو مثالی ملک بنائیں۔

اس موقع پر مرکز کی 50 ویں سالگرہ کے موقع پر شیخ ابوبکر نے شیخ ابوبکر انسٹی ٹیوٹ آف لیڈرشپ کا بھی اعلان کیا۔ تقریب کے دوران ملیشیا کے ڈاکٹر عبدالعزیز بن عبدالرزاق اور ریمل گروپ کے ایم ڈی محمد رفیق کوان کی گرانقدر خدمات کے اعتراف میں خواجہ غریب نواز ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔ ZQ کیمپس کے 40 فارغین کو دستار بندی سے بھی نوازا گیا۔ وکٹری گالا کے دوران سی اے گریجویٹس معشوق علی نورانی، محبوب الرحمن نورانی اور افضل گلستانی کو بھی اعزازات سے نوازا گیا۔ اے سی سی اے گریجویٹ محمد اویس گلستانی؛ یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کے ڈاکٹر محمد روشن نورانی، فلبرائٹ نہرو پوسٹ ڈاکٹرل ریسرچ فیلوشپ حاصل کرنے والے اور حبیب نورانی کو بھی اعزاز سے نوازا گیا۔ جنہوں نے کیرالہ پی ایس سی ہائر سیکنڈری اسکول ٹیچر کے امتحان میں دوسرا رینک حاصل کیا۔ پروگرام کا آغاز سید شرف الدین جمل اللیل کی دعا سے ہوا۔ اجلاس کی صدارت سید عبدالفتاح احدل نے کی۔ اجمیر شریف سجادہ نشیں سید مہدی میاں چشتی نے خصوصی خطاب فرمایا جبکہ ڈاکٹر محمد عبدالحکیم ازہری نے پروجیکٹ ڈیکلریشن ٹاک پیش کیا۔ اس موقع پر سید محمد نور العین میاں چشتی، سید شفیع باعلوی، حافظ ابوبکر ثقافی ٹی کے۔ عبدالرحمن بقاوی مدور اور ولیعہد محمد علی ثقافی نے بھی خطاب کیا۔ اختتامی دعا سید محمد علی شہاب نے کی۔ نوفل نورانی نے خیر مقدمی کلمات پیش کیا۔ اور آصف نورانی تمام سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ کانفرنس میں کئی ممتاز علماء کرام اور کمیونٹی رہنماؤں نے شرکت کی۔

دہلی خواتین کمیشن کی بحالی کیلئے ہائی کورٹ میں عرضی، فوری تقرریوں اور کام شروع کرنے کا مطالبہ

نئی دہلی (ایجنسی):

دہلی خواتین کمیشن کے طویل عرصے سے غیر فعال رہنے کے معاملے میں دہلی ہائی کورٹ میں ایک مفادِ عامہ عرضی داخل کی گئی ہے، جس میں کمیشن کو فوری طور پر مکمل طور پر بحال کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ خواتین کی فلاح اور تحفظ کے لیے قائم یہ اہم ادارہ گزشتہ ایک سال سے عملی طور پر بند پڑا ہے، جس کے نتیجے میں متاثرہ خواتین کو شکایات درج کرانے، کاؤنسلنگ حاصل کرنے اور قانونی مدد پانے میں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔

یہ عرضی آر جے ڈی کے رکن سودھا کر سنگھ کی جانب سے دائر کی گئی ہے۔ عرضی کے مطابق جنوری 2024 سے دہلی خواتین کمیشن کا دفتر فعال نہیں ہے اور ادارہ مکمل طور پر مفلوج ہو چکا ہے۔ عرضی میں نشاندہی کی گئی ہے کہ جنوری 2024 کے بعد کمیشن کے صدر کے عہدے پر کوئی تقرری نہیں ہوئی، جس کی وجہ سے انتظامی اور فیصلہ سازی کا پورا عمل رک گیا۔ صدر کے ساتھ ساتھ کمیشن کے اراکین کی تعداد بھی ناکافی ہے، جس کے باعث ادارہ اپنے آئینی اور قانونی فرائض ادا کرنے سے قاصر ہے۔ عرضی میں مزید بتایا گیا ہے کہ مئی 2024 میں کمیشن کے 223 معاہداتی ملازمین کو فارغ کر دیا گیا تھا، جس کے بعد عملی طور پر کوئی اسٹاف باقی نہیں رہا۔ اس صورتحال کے نتیجے میں کاؤنسلنگ یونٹ، ریپ کرائسز سیل اور شکایات کی سماعت سے متعلق تمام انتظامات بند ہو گئے۔ خواتین کی مدد اور تحفظ کے لیے قائم یہ ادارہ اس وقت مکمل طور پر غیر فعال ہے، جبکہ دہلی میں خواتین کے خلاف جرائم کے واقعات میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔

عرضی گزار کا کہنا ہے کہ دہلی خواتین کمیشن کا بند رہنا خواتین کے بنیادی حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ عرضی میں آئین کے مضامین 14، 15(3) اور 21 کا حوالہ دیتے ہوئے دہلی حکومت پر غفلت اور عدم دلچسپی کا الزام لگایا گیا ہے۔ عرضی کے مطابق کمیشن کی عدم فعالیت کے سبب متاثرہ خواتین کے پاس شکایت درج کرانے اور فوری مدد حاصل کرنے کے لیے کوئی مؤثر پلیٹ فارم موجود نہیں رہا۔ عرضی میں دہلی ہائی کورٹ سے درخواست کی گئی ہے کہ کمیشن کو فوری طور پر بحال کرنے کے احکامات دیے جائیں، مقررہ مدت میں صدر اور اراکین کی تقرری کی جائے، برطرف کیے گئے اسٹاف کو دوبارہ بحال کیا جائے اور شکایات کے ازالے کا نظام ازسرِ نو شروع کیا جائے۔ ساتھ ہی عدالت سے یہ بھی گزارش کی گئی ہے کہ آئندہ ایسی صورتحال پیدا نہ ہو، اس کے لیے عدالتی نگرانی میں ایک شفاف اور مقررہ طریقۂ کار وضع کیا جائے۔

"لوہیا نامہ" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کرلیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مود کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کرسکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیا نامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیا نامہ)

روزنامہ لوہیا نامہ، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج، لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج، لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

ایودھیا اجتماعی عصمت دری معاملہ: بلڈوزر کارروائی کے بعد عدالت کا فیصلہ، معید خان بری، نوکر راجو کو 20 سال قید

لکھنؤ (ایجنسی): ایودھیا کے بدنام زمانہ اجتماعی عصمت دری معاملے میں عدالت کا حتمی فیصلہ سامنے آ گیا ہے۔ خصوصی پوکسو عدالت نے سماجوادی پارٹی کے رہنما معید خان کو باعزت بری کر دیا ہے، جبکہ ان کے نوکر راجو کو 20 سال قید اور 50 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی ہے۔ یہ فیصلہ اس معاملے میں ڈی این اے شواہد اور گواہوں کے بیانات کی بنیاد پر سنایا گیا۔ یہ معاملہ 29 جولائی 2024 کو پورقلندر پولیس اسٹیشن میں درج کیا گیا تھا، جس میں 12 سالہ نابالغ لڑکی کے ساتھ اجتماعی عصمت دری کا الزام لگایا گیا تھا۔ پولیس نے اگلے ہی دن معید خان اور ان کے نوکر راجو کو گرفتار کر لیا تھا۔ الزام تھا کہ جرم دو ماہ قبل انجام دیا گیا اور اس کی ویڈیو بھی بنائی گئی۔ بعد ازاں متاثرہ لڑکی کا لکھنؤ کے کوئن میری اسپتال میں اسقاط حمل کرایا گیا۔ تحقیقات کے دوران معید خان اور راجو دونوں کے ڈی این اے ٹیسٹ کرائے گئے۔ رپورٹ کے مطابق راجو کے نمونے کا میچ متاثرہ کے طبی نمونے سے ہو گیا، جبکہ معید خان کا ڈی این اے ٹیسٹ منفی آیا۔ عدالت نے اسی بنیاد پر معید خان کو الزامات سے بری کر دیا اور راجو کو مجرم قرار دیا۔

عدالتی کارروائی کے دوران یہ بات بھی سامنے آئی کہ مبینہ جرم معید خان کی بیکری میں نہیں بلکہ اس سے کافی دور ایک مقام پر پیش آیا تھا۔ استغاثہ کی جانب سے پیش کیے گئے 13 گواہوں کے بیانات بھی عدالت میں معید خان کے خلاف الزامات ثابت نہ کر سکے۔ ویڈیو ریکارڈنگ کے دعوے کے سلسلے میں جس موبائل فون کی بات کی گئی تھی، اس کی فرانزک جانچ سے بھی اس الزام کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ اس معاملے کے منظر عام پر آنے کے بعد اتر پردیش حکومت نے سخت کارروائی کرتے ہوئے معید خان کی بیکری اور ایک کثیر منزلہ شاپنگ کمپلیکس کو بلڈوزر کے ذریعے مسمار کر دیا تھا۔ اس کارروائی نے ریاست بھر میں سیاسی ہلچل پیدا کر دی تھی اور حکومت پر قبل از وقت سزا دینے کے الزامات لگے تھے۔ سماجوادی پارٹی کے قومی ترجمان فخر الحسن چاند نے فیصلے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ایک بے قصور شخص کو سیاسی سازش کے تحت پھنسایا گیا تھا، جسے اب عدالت نے بری کر دیا ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ جو نقصان معید خان کی ساکھ اور املاک کو پہنچا، اس کی ذمہ داری کون لے گا۔

یہ معاملہ اس بحث کو پھر سے زندہ کرتا ہے کہ کسی بھی الزام میں حتمی عدالتی فیصلے سے پہلے انتظامی کارروائی، خصوصاً بلڈوزر جیسے اقدامات، کس حد تک انصاف کے اصولوں کے مطابق ہیں۔

بی جے پی ووٹ بینک کے لیے برادریوں کو ایک دوسرے کیخلاف کھڑا کر رہی ہے: سوامی پرساد موریہ

لکھنؤ (ایجنسی):
سابق کابینہ وزیر اور تجربہ کار لیڈر سوامی پرساد موریہ نے لکھنؤ میں اپنی رہائش گاہ پر پریس کانفرنس کے دوران بی جے پی حکومت کے ارادوں پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت ایک طرف پسماندہ طبقات اور دلتوں کے مفادات کی بات کرتی ہے لیکن دوسری طرف انہیں قانونی محاذ پر چھوڑ دیتی ہے۔

ایس سی، ایس ٹی، اور او بی سی مفادات سے متعلق قوانین کا حوالہ دیتے ہوئے، سوامی پرساد موریہ نے کہا کہ حکومت سپریم کورٹ میں ان مسائل پر انتہائی کمزور نظر آئی۔ انہوں نے سوال کیا کہ "اگر حکومت کی نیت صاف تھی تو اسے عدالت میں مضبوطی سے پیش کیوں نہیں کیا گیا؟ اتنے اہم قانون کے دفاع کے لیے سینئر اور نامور وکلاء کیوں نہیں لگے؟ کیا حکومت نے جان بوجھ کر کمزور دلائل کا استعمال کیا تاکہ قانون کو ٹالنے سے روکا جا سکے؟"

یونیورسٹیوں اور سرکاری اداروں میں بھرتیوں کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے موریہ نے کہا کہ آج 90 سے 95 فیصد بھرتیاں صرف عام زمرے کے لیے ہیں۔ ایسے میں پسماندہ طبقات اور دلتوں کے لیے سماجی انصاف کی بات کرنا بے معنی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی کی پالیسی یہ ہے کہ ''سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے''، یعنی وہ پسماندہ طبقات کے حقوق سے انکار اور اپنی شبیہ کی حفاظت کرنا چاہتی ہے۔ موریہ نے حکومت پر براہ راست الزام لگایا کہ وہ جان بوجھ کر ایس سی، ایس ٹی، او بی سی اور پوری کمیونٹی کو ایک دوسرے کے خلاف کھڑا کر رہی ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ برادریوں کے درمیان تصادم پیدا کر کے بی جے پی سیاسی فائدہ حاصل کر رہی ہے جس سے بھائی چارہ تباہ ہو رہا ہے۔

الہٰ آباد: ایک ماہ میں دوسرا سیکس ریکیٹ کا پردہ فاش، آٹھ نوجوان مرد و خواتین گرفتار

لکھنؤ (ایجنسی):
شہر کے کڈ گنج علاقے میں ایک اور سیکس ریکٹ کا پردہ فاش ہوا ہے۔ پولیس کو اطلاع ملی کہ کچھ نوجوان مرد اور خواتین روزانہ گوڑہ قبرستان کے قریب ایک گلی میں آتے ہیں۔ پولیس نے ابتدائی طور پر خفیہ تفتیش کی جس میں سیکس ریکٹ کی موجودگی کی تصدیق ہوئی۔ اس کے بعد کڈ گنج تھانہ انچارج وریندر سنگھ نے گھر پر چھاپہ مارا۔ پولیس کے مطابق چھاپہ شروع ہوتے ہی سب بھاگنے لگے لیکن پولیس نے سب کو پکڑ لیا۔ پولیس نے چار نوجوان خواتین اور چار نوجوانوں کو گرفتار کر لیا۔ پولیس اب اس بات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ اس سیکس ریکٹ میں مزید کتنے لوگ ملوث ہیں۔

واضح رہے کہ کڈ گنج پولیس نے اس سے قبل کرائے کے مکان میں سیکس ریکٹ کا پردہ فاش کیا تھا۔ اس بار پکڑے گئے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں الہٰ آباد کے رہنے والے ہیں۔ پولیس ان سے پوچھ گچھ کر رہی ہے۔ اس علاقے میں سیکس ریکٹ کئی دنوں سے چل رہا تھا۔ شہریوں کو شک ہوا اور انہوں نے پولیس کو اطلاع دی۔

اے سی پی راجیو یادو کے مطابق، وہ کڈ گنج پولیس کے ساتھ چھاپے کے دوران جائے وقوعہ پر پہنچے تھے۔ گرفتار نوجوانوں اور خواتین سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ اس کے بعد قانونی کارروائی کی جائے گی۔ واضح رہے کہ 5 جنوری کو پولس نے اس سے پہلے کڈ گنج تھانہ علاقہ میں ایک سیکس ریکٹ کا پردہ فاش کیا تھا۔ آپریشن کے دوران پولیس نے چار خواتین اور پانچ نوجوانوں کو گرفتار کر لیا۔ ان میں سے دو خواتین کا تعلق پریاگ راج سے تھا اور دو دیگر وارانسی اور مغربی بنگال سے تھیں۔ پولیس نے بتایا کہ گھر کے اندر سے اشتعال انگیز مواد بھی برآمد ہوا ہے۔ یہ مکان مبینہ طور پر نوئیڈا ڈیولپمنٹ اتھارٹی میں تعینات ایک خاتون IAS افسر کی ملکیت تھا۔ تاہم اسے کرائے پر دیا گیا تھا۔ اس معاملے میں پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے سبھی کو جیل بھیج دیا۔ اب ایک ماہ کے اندر اس طرح کا یہ دوسرا کیس ہے۔ اس تازہ معاملے میں پولیس یہ جاننے کی کوشش کر رہی ہے کہ سیکس ریکٹ چلانے میں اور کون کون ملوث ہیں۔

گاندھی کے افکار آج بھی انتشار زدہ سماج میں اخلاقی توازن قائم کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں: پروفیسر ثوبان سعید

خواجہ یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں شہید دیوس کے موقع پر پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ (پریس ریلیز):
خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کی ادبی انجمن بزم ادب کے زیر اہتمام شہید دیوس کے موقع پر مہاتما گاندھی کو خراج تحسین پیش کرنے کے مقصد سے "مہاتما گاندھی: حیات اور افکار" کے عنوان سے ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے بزمِ ادب کی صدر راشدہ خاتون نے اپنے تعارفی کلمات میں کہا کہ موجودہ عہد میں جب سماج فکری انتشار اور باہمی فاصلے کا شکار ہے، مہاتما گاندھی کی زندگی، ان کے افکار اور ان کے نظریۂ عدم تشدد کا سنجیدہ مطالعہ نہایت ناگزیر ہو چکا ہے۔ انھوں نے زور دے کر کہا کہ گاندھی جی کی تعلیمات آج بھی اتحاد، رواداری اور یگانگت کے فروغ میں مؤثر کردار ادا کر سکتی ہیں اور نوجوان نسل کو ان کے افکار سے روشناس کرانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

اس اہم پروگرام کی صدارت شعبۂ اردو کے ممتاز استاد پروفیسر ثوبان سعید نے کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں انھوں نے مہاتما گاندھی کی حیات و افکار پر مفصل روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ گاندھی جی محض ہندوستان کی آزادی کی تحریک کے رہنما ہی نہیں تھے بلکہ وہ ایک ہمہ گیر اخلاقی اور فکری نظام کے علمبردار بھی تھے۔ انھوں نے کہا کہ مہاتما گاندھی کی زندگی سادگی، صداقت اور عدم تشدد کی عملی تفسیر ہے جس میں ذاتی کردار اور اجتماعی ذمہ داری کے درمیان گہرا ربط نظر آتا ہے۔ پروفیسر ثوبان سعید کے مطابق گاندھی کے نظریات آج کے مادہ پرستانہ اور انتشار زدہ سماج میں اخلاقی توازن قائم کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ گاندھی جی کا تصورِ عدم تشدد محض ایک سیاسی حکمت عملی نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر انسانی فلسفہ ہے جو انسان کو انسان کے قریب لاتا ہے اور معاشرے میں امن، برداشت اور باہمی احترام کو فروغ دیتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر ہم گاندھی کے افکار کو محض تقریبات تک محدود نہ رکھیں بلکہ انہیں اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائیں تو سماج میں اصلاحات کا حق محفوظ ہے۔ جب کوئی مسلمان قانون کی حکمرانی، عدلیہ کی آزادی، اور سب سے زیادہ کمزوروں کے حقوق کے لیے کھڑا ہوتا ہے، تو وہ اپنا شہری فرض اور اپنی مذہبی ذمہ داری، دونوں کو پورا کر رہا ہوتا ہے، جو کہ انصاف کا تقاضہ ہے۔ اور ترقی کے تمام راستوں کو ہموار کرتا ہے اور منفی رویوں کو مسترد کرتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ایک مسلمان شہری کے لیے قانون کی اعلیٰ ترین شکل وہ ہے جو انصاف فراہم کرتی ہے اور ان کی شناخت اور مذاہب کے درمیان تعلقات کی حفاظت کرتی ہے۔ ہندوستانی آئین ایک مسالی معاشرے کی تعمیر کرتا ہے جو بچوں کو تعلیم دینے اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ امن سے رہنے کے مواقع فراہم کرتا ہے، ہندوستانی مسلمان آئین کو اپنے مذہب کے لیے چیلنج نہیں بلکہ سیاسی، سماجی اور اقتصادی زندگی کے لیے ایک مضبوط ڈھال تصور کرتا ہے۔

پروفیسر ثوبان سعید نے مہاتما گاندھی کی شخصیت اور اردو شعر و ادب کے باہمی رشتے پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مہاتما گاندھی کی شخصیت اس قدر ہمہ گیر، ہمہ جہت اور پرکشش تھی کہ اردو کے شعرا اور ادبا اس کے اثر سے محفوظ نہ رہ سکے۔ ان کے مطابق گاندھی جی کے افکار، خصوصاً عدم تشدد، سچائی، انسان دوستی اور سماجی انصاف کے تصورات اردو ادب میں مختلف شعری اور نثری صورتوں میں جلوہ گر نظر آتے ہیں۔ پروفیسر ثوبان سعید نے کہا کہ اردو شاعری میں گاندھی جی کو محض ایک سیاسی رہنما کے طور پر نہیں بلکہ ایک اخلاقی و فکری استعارے کے طور پر پیش کیا گیا ہے جب کہ اردو نثر میں ان کی جدوجہد، ان کے اصول اور ان کی سادہ مگر باوقار زندگی کو فکری رہنمائی کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔ انھوں نے واضح کیا کہ گاندھی جی کی ہمہ گیر شخصیت نے اردو ادب کو فکری وسعت عطا کی اور اس میں انسانی قدروں کے شعور کو مزید گہرا کیا۔

اس پروگرام میں شعبۂ اردو کی وال میگزین بزم ادب کے گاندھی نمبر کا یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تینجا کے ہاتھوں اجرا بھی عمل میں آیا۔ مہاتما گاندھی اور ان کی حیات و خیالات کو بنیاد بنا کر ارسلہ ابرار (ریسرچ اسکالر) سنبل فاطمہ (ریسرچ اسکالر) زیبا جلیل (ریسرچ اسکالر) محمد التمش (ریسرچ اسکالر) اور راشدہ خاتون نے اپنے مقالات پیش کئے۔ حسن اکبر (ریسرچ اسکالر) نے بھجن اور غزل پیش کی۔ اس کے ساتھ ہی ندا پروین (ایم اے) اور سامعہ صدف (بی اے) نے اساتذہ کی غزلیں پیش کیں۔ اس پروگرام کی نظامت راشدہ خاتون (ریسرچ اسکالر) اور شکریے کے کلمات ام ایمن نے ادا کئے۔ اس پروگرام میں پروفیسر فخر عالم، ڈاکٹر محمد اکمل، ڈاکٹر محمد اعظم انصاری، ڈاکٹر ظفر النقی، ڈاکٹر منور حسین، ڈاکٹر موسیٰ رضا، ڈاکٹر سدھارت سدیپ ڈاکٹر اخلاق احمد اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن کے علاوہ دیگر اساتذہ اور طلبہ کثرت کے ساتھ موجود تھے۔

پاگل عاشق کا خاتون کے چہرے پر تیز دھار بلیڈ سے حملہ

لکھنؤ (ایجنسی): ''اگر تم میری نہیں ہوئی تو کسی اور کی نہیں ہو سکتی''، یہ کہتے ہوئے ایک سرپھرے (پاگل) عاشق نے بدھ کی رات نوجوان خاتون کے چہرے پر تیز دھار بلیڈ سے حملہ کر دیا۔ جس سے لہولہان ہو کر خاتون گر پڑی۔ خاتون کی چیخ و پکار سن کر اہل خانہ جائے وقوعہ پر پہنچے اور اس شخص کو پکڑ کر بری طرح مارا پیٹا اور پولیس کے حوالے کر دیا۔ ملزم نے یہ جرم اس لیے کیا کیونکہ خاتون کی شادی پہلے سے طے ہو چکی تھی۔ ڈی سی پی سینٹرل اتل سریواستو نے جمعرات کو بتایا کہ نذیر آباد پولیس ٹیم کو بدھ کی رات دیر گئے اطلاع ملی کہ ایک پاگل شخص نے ایک نوجوان خاتون پر بلیڈ سے حملہ کیا ہے جس سے وہ زخمی ہو گئی ہے۔ پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر خاتون کو علاج کے لیے بھیج دیا اور ملزم کو گرفتار کر لیا گیا۔ نوجوان کی جیب سے ایک تیز بلیڈ بھی برآمد ہوا۔ ملزم نوجوان کا نام گولو ہے جو کاکادیو کا رہنے والا ہے۔ ملزم نوجوان نے بتایا کہ وہ کئی ماہ سے خاتون سے رابطے میں تھا اور اس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔

کے جی ایم یو مبینہ تبدیلی مذہب معاملہ: پولیس نے شادی کے گواہ کو کیا گرفتار، شارق خان پیلی بھیت میں گرفتار

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی (کے جی ایم یو) میں مبینہ خواتین ڈاکٹروں کو دھوکہ دینے اور مبینہ تبدیلہ مذہب کرنے والے گروہ پر پولس اپنی گرفت مضبوط کر رہی ہے۔ جمعرات کی دیر رات چوک پولیس نے اس معاملے کے ایک اور نامزد ملزم شارق خان کو پیلی بھیت کے نیوریا علاقے سے گرفتار کیا۔ پولیس کی ایک خصوصی ٹیم گزشتہ کئی دنوں سے اتر پردیش اور اتراکھنڈ کی سرحدوں پر شارق خان کی تلاش کر رہی تھی۔ پولیس کو اطلاع ملی تھی کہ شارق کھتیما اور پیلی بھیت کے درمیان کہیں چھپا ہوا ہے۔ جمعرات کو، اس کا صحیح مقام ملنے پر، پولیس نے نیوریا پر چھاپہ مارا اور اسے گرفتار کر لیا۔ شارق خان کو اس پورے کیس میں اہم کڑی سمجھا جاتا ہے۔ الزام یہ ہے کہ جب مرکزی ملزم ڈاکٹر رمیز ملک نے ایک خاتون ڈاکٹر نکاح کیا تو شارق نے بطور گواہ نکاح نامہ پر دستخط کر دیئے۔ پولیس اب شارق سے یہ تفصیلات حاصل کرنے کی کوشش کرے گی کہ اس ریکیٹ میں اور کون کون ملوث ہے اور کیا اس نے دوسری لڑکیوں کو بھی نشانہ بنایا ہے۔ اس سنسنی خیز اسکینڈل کی پرتیں اس وقت کھلیں جب 23 دسمبر کو کے جی ایم یو کے پیتھالوجی ڈیپارٹمنٹ میں تعینات مغربی بنگال کے ایک ڈاکٹر نے ڈاکٹر رمیز ملک کے خلاف مقدمہ درج کرایا۔ الزام تھا کہ رمیز نے اپنی شناخت چھپائی اور اس کا جنسی استحصال کیا اور مذہب تبدیل کرنے کے لیے دباؤ ڈالا۔ اس کے بعد آگرہ کی ایک اور خاتون ڈاکٹر سامنے آئی اور اس نے اپنی مشکلات بتائیں۔ اس نے بتایا کہ رمیز نے اسے زبردستی اسلام قبول کرایا اور اس سے شادی کی۔ اس نکاح میں شارق خان نے بطور گواہ کام کیا اور قاضی زاہد نے نکاح کرایا۔

جوڑے نے تین بچوں کے ساتھ زہریلی چیز کھالی، جوڑے کی موت

لکھنؤ (ایجنسی):
گریٹر نوئیڈا میں شوہر اور بیوی نے اپنے تین بچوں سمیت زہریلی چیز کھا لی۔ واقعے کے دوران جوڑے کی موت ہو گئی، جب کہ تین بچوں کی حالت تشویشناک ہے۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ تینوں بچے اس وقت اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ پولیس نے معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔ ایڈیشنل ڈی سی پی سنٹرل نوئیڈا سنتوش کمار نے بتایا کہ بدھ کی رات دیر گئے شراون اور اس کی بیوی نے ایکوٹیک 3 پولیس اسٹیشن کے دائرہ اختیار میں خاندانی مسائل کی وجہ سے زہریلی چیز کھالی۔ انھیں علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے انھیں مردہ قرار دے دیا۔ ایکوٹیک 3 پولیس اسٹیشن نے پنچنامہ مکمل کر کے لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ متوفی جوڑے کے تین بچے تا حال زیر علاج ہیں۔

انہوں نے کہا کہ تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے کیس کی تحقیقات کی جا رہی ہے۔ فرانزک ٹیم کو بھی جائے وقوعہ پر بلایا گیا جس نے ضروری شواہد اکٹھے کئے۔ فی الحال، خاندان کے کسی فرد نے واقعہ کے بارے میں تحریری شکایت درج نہیں کرائی ہے۔ متوفی کے رشتہ دار اودھ نارائن نے بتایا کہ بچوں کی نازک حالت کے پیش نظر انہیں نوئیڈا ڈسٹرکٹ اسپتال سے دہلی ریفر کیا گیا تھا۔ تاہم بچوں کی حالت اب مستحکم ہے۔ واقعے کے حوالے سے انہیں بتایا گیا کہ ان کی بہن اور بہنوئی کی طبیعت ناساز ہے اور وہ اسپتال میں داخل ہیں۔ انہیں جائے وقوعہ پر پہنچنے کے بعد ان کی موت کا علم ہوا۔

ہندوستانی دستور سیکولر قدروں کی بہترین مثال ہے: ڈاکٹر محمد سہیل اختر

لکھنؤ (ایجنسی): ہندوستان کے دستور کا نفاذ سیکولر قدروں کیلئے ایک تاریخی لمحہ تھا جو انصاف اعتماد اور ترقی کا ضامن ہے ان خیالات کا اظہار معروف سماجی کارکن ڈاکٹر محمد سہیل اختر نے کیا وہ "ہندوستانی آئین اور اس کے نفاذ پر" اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ عمومی طور پر یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی مسلمان ملک کے دستور کی خلاف ورزی کرتا ہے جو قطعی درست نہیں ہے، اس طرح کے خیالات اسلامی خلاقیات، ہندوستانی دستور اور سیکولرزم کے منافی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اسکے قدیم مقاصد ہمیشہ جان و مال، فہم، اقلیتوں اور ان کے مذاہب کا تحفظ پر مبنی رہے ہیں۔ جب ہم ہندوستانی آئین کو ان اہداف کے ساتھ رکھتے ہیں تو ہمیں ایک ہم آہنگی نظر آتی ہے۔ سماجی اقتصادی اور سیاسی انصاف کے لیے آئینی وابستگی عدل اور احسان کے اسلامی تقاضوں کا جدید مجسمہ ہے۔ آئین جو مذہبی عقائد کا تحفظ کرتا ہے، طاقتور کے مقابلے میں کمزور کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے، اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہر شہری قانون کے سامنے برابر ہے۔ انھوں نے کہا کہ ملک کی دستور سازی میں جن مسلم لیڈروں نے اہم کردار ادا کیا ان میں مولانا ابوالکلام آزاد اور سید محمد سعد اللہ کے نام قابل ذکر ہے جنھوں نے مسلم تشخص کو سیکولر جمہوریہ کے ساتھ متصادم نہیں ہونے دیا۔ ڈاکٹر سہیل نے کہا کہ ہندوستانی آئین ضمیر کی آزادی کا واضح طور پر تحفظ کرتا ہے۔ آرٹیکل 25 سے 30 کے تحت یہ اقلیتوں کے ثقافتی اور تعلیمی حقوق کو تحفظ فراہم کرتا ہے جو عالمی منظر نامہ میں اپنی منفرد شناخت رکھتا ہے۔

سیکولرازم کا ہندوستانی ماڈل ریاست اور مذہب کی علیحدگی کے مغربی تصور سے بالکل مختلف ہے۔ یہ ''اصولی فاصلے'' پر زور دیتا ہے، ریاست کو مذہبی اداروں اور ذاتی قوانین کی حمایت کرنے کی اجازت دیتا ہے جبکہ سماجی انصاف کے لیے ان میں اصلاحات کی گنجائش رکھتا ہے۔ ہندوستانی آئین اقلیتوں کو اپنے مذہب کے تحفظ کے ساتھ ترقی کے مواقع فراہم کرتا ہے، جو کہ ایک مسلمان کے لیے ایک مثبت اور مثالی صورتحال ہے۔

شوہر کے بندریا کہنے پر ماڈل بیوی کی خودکشی

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش کے لکھنؤ میں اندرا نگر تھانہ علاقے میں ایک ماڈل نے خودکشی کر لی۔ خاندان میں ہنسی مذاق چل رہا تھا، جب اس کے شوہر نے اسے مذاق میں بندریا (مادہ بندر) کہا۔ اس سے پریشان تنو سنگھ نے اپنی جان لے لی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ پولیس معاملے کی تفتیش کر رہی ہے۔ ماڈل تنو سنگھ اپنے شوہر راہول سنگھ کے ساتھ اندرا نگر میں رہتی تھیں۔ تنو کو ماڈلنگ کا شوق تھا اور وہ اپنی شکل صورت کے بارے میں بہت حساس تھیں۔ تنو کی بہن انجلی نے بتایا کہ بدھ کی شام کو خاندان کے سبھی لوگ سیتاپور میں ایک رشتہ دار کے گھر سے خوشی خوشی گھر واپس آئے۔ گھر پہنچ کر سب ادھر ادھر بیٹھے ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ ایک مذاق کے دوران بہنوئی راہول نے تنو کو بندریا کہہ دیا۔ اس سے تنو کو اتنی تکلیف ہوئی کہ وہ فوراً غصے سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔ گھر والوں کا خیال تھا کہ وہ تھوڑی دیر میں مان جائے گی، اس لیے کسی نے اسے روکنا مناسب نہیں سمجھا۔ تقریباً ایک گھنٹہ بعد، جب تنو کو کھانے کے لیے بلایا گیا اور کوئی جواب نہ ملا تو گھر والے چیک کرنے کے لیے کمرے میں گئے۔ انجلی نے وضاحت کی کہ تنو اپنے کیریئر اور شکل کو لے کر بہت سنجیدہ تھی۔ اسی حساسیت کے باعث وہ اپنے شوہر کے مذاق کو برداشت نہ کر سکی اور یہ خودکشی کا قدم اٹھایا۔ انسپکٹر سنیل کمار تیواری نے بتایا کہ ابتدائی تفتیش میں آپسی جھگڑے اور مذاق کی وجہ سے دل برداشتہ ہونے کا معاملہ ظاہر ہوتا ہے۔ پوسٹ مارٹم کے بعد لاش لواحقین کے حوالے کر دی گئی۔ پولیس ہر پہلو سے تفتیش کر رہی ہے۔